

رپورٹ (مباحثات)

پیشہسوال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 22 مارچ 2021ء بروز سوموار بہ طابق 7 شعبان المظہم 1442 ہجری،۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	3
2	چیئرمینوں کا پیشہ۔	5
3	توجہ دلاؤ نوٹس۔	20
4	رخصت کی درخواستیں۔	26
5	مجالس قائمہ کی روپورٹ کو پیش رہنے کیا جانا۔	36
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	42

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو
ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ
اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہوائی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 22 مارچ 2021ء بروز سوموار برباط بین 7 شعبان المتعظم 1442 ہجری، بوقت شام 6 بجے زیر صدارت جناب اصغر خان اچھڑی، چیئر مین، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب چیئر مین: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاللّٰهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الْأَيَّلِ وَالنَّهَارِ لَآيٍتٍ لِّلْأُولَٰئِبِ لَاجٰهٰ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيمًا وَ قُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَرَبَنَا مَا حَلَقْتَ هَذَا

بَاطِلًا لَاجٰهٰ سُبْحَنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٩١﴾

﴿پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیات نمبر ۱۸۹ تا ۱۹۱﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بیشک آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا آنا جانا اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو۔ وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیئے اور فکر کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں کہتے ہیں اے رب ہمارے تو نے یہ عبث نہیں بنایا تو پاک ہے سب عیبوں سے سوہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): میں طاہر شاہ کا کڑ، سیکرٹری اسمبلی قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی، مجریہ 1974ء کے قاعدہ (2) 13 کے تحت تمام اراکین اسمبلی کو مطلع کرتا ہوں کہ جناب اسپیکر، جو کہ سرکاری مصروفیات کی بنابر کراچی گئے تھے، کل مورخہ 21 اور آج مورخہ 22 مارچ 2021ء کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے کوئٹہ آنا تھا، موسم کی خرابی کی بنا ان کی فلاٹ کینسل ہو گئی ہے جس کی وجہ سے آج کی اسمبلی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔ مزید برآں جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب بھی اپنے حلقة انتخاب کے دورے پر جانے کی وجہ سے وہ بھی آج کی اسمبلی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہوں گے۔ لہذا آج کی اسمبلی نشست کی صدارت کرنے کے لئے قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 180 کے تحت اسمبلی بذریعہ تحریک ایوان میں حاضر اراکین اسمبلی میں سے کسی ایک رکن کو نشست کی صدارت کرنے کے لئے منتخب کرے گی۔ تو کوئی رکن تحریک پیش کریں kindly۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر حکومت خوراک و بہبود آبادی): میں سردار عبدالرحمن کھیتران، قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ (2) 13 کے تحت آج مورخہ 22 مارچ 2021ء کی نشست کی صدارت کے لئے جناب اصغر خان اچکزی صاحب، رکن اسمبلی کو منتخب کیا جائے۔

سیکرٹری اسمبلی: آیا جناب اصغر خان اچکزی صاحب، رکن اسمبلی کو آج کی صدارت کے لئے منتخب کیا جائے؟

سیکرٹری اسمبلی: تحریک منظور ہوئی۔ لہذا جناب اصغر خان اچکزی صاحب، رکن اسمبلی سے گزارش ہے کہ وہ آئیں اور آج کی اسمبلی نشست کی صدارت سنبھالیں۔

(اس مرحلہ میں جناب اصغر خان اچکزی صاحب، رکن اسمبلی صدر نشین ہوئے)

جناب چیئرمین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

انجیسٹر زمرک خان اچکزی (وزیر حکومت زراعت و کاپریٹور): میں جناب اسد خان اچکزی جو پانچ مہینے پہلے انگواہوئے تھے انہیں اٹھایا گیا تھا، اور اس کا کچھ پتہ نہیں تھا لیکن پانچ مہینے کے بعد طالموں نے جس کے قاتل بھی گرفتار ہوئے ہیں اور اس کو بہت طالما نہ طریقے سے شہید کیا گیا اور کوئٹہ کے آس پاس جو گاؤں ہے اس میں پھینک کر کے تیئن، چار مہینے اس کی لاش پڑی رہی۔ تو ایک بہت ظلم ہوا اس کے ساتھ۔ ہمارا تو پہلے مطالبہ یہ ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے اور یہ بھی مطالبہ ہے جناب اسپیکر صاحب کہ گورنمنٹ کے جوادارے ہیں، جو

کیس جس کے پاس اس کی تقیش ہے منصفانہ طریقے سے اسکی تقیش ہونی چاہیے اور پورے حقائق کے ساتھ ہماری پارٹی کے سامنے لانا چاہیے اور پورے بلوچستان کے عوام کے سامنے اس بھیانہ قتل اور بھیانہ طریقے سے جو ہمارے ترجمان کو شہید کیا گیا ان کے پیچھے جو محکمات ہیں جو بھی سازشیں ہیں ان کو بے نقاپ کیا جائے اور مکمل تقیش کر کے عوام کے سامنے لایا جائے۔ تو میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ شہید ہوئے ہیں ان کے لئے دعا کروائی جائے۔

جناب عبدالحالمق ہزار (وزیر حکمہ کھیل و ثقافت): جناب اپنے صاحب! ساتھ ہی ساتھ زمرک خان اچکزئی کا بھتیجا و حید شہید جن کو پچھلے دنوں بڑی سفا کی سے شہید کیا گیا اس کے لئے بھی دعاۓ مغفرت کی جائے۔

جناب احمد نواز بلوچ: جناب چیئرمین! جو بنچے سریاب روڈ پر واقع ایک گھر میں جن کو ذبح کیا گیا تھا ان کے لئے بھی دعاۓ مغفرت کی جائے اور نوتال کے قریب ہمارے صوبے کی انتہائی اہم شخصیات جن میں دو مفتی صاحبان اور ایک اُن کا بھائی ڈپٹی ڈائریکٹر فائیق تھا جو روڈ ایکسٹنڈ میں شہید ہوئے ان کے لئے اور ایک مفتی اور اُس کا بھائی جو کہ مستوگ میں روڈ ایکسٹنڈ میں شہید ہوئے تھے ان کے لئے دعاۓ مغفرت کی جائے۔

جناب چیئرمین: میں مولوی صاحب سے request کرتا ہوں کہ وہ اسد خان اچکزئی، حید خان اچکزئی، سریاب میں بچوں کو جس بھیانہ طریقے سے شہید کیا گیا اور جو روڈ ایکسٹنڈ میں شہید ہوئے تھے ان سب کے لئے ایک اجتماعی دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعاۓ مغفرت کی گئی)

سب سے پہلے چیئرمینوں کے پیئنل کا اعلان کرتے ہوں اس کے بعد اسمبلی کی کارروائی آگے بڑھاتے ہیں۔ ایک منٹ صرف یہ پیئنل کا اعلان ہو جائے اسکے بعد کارروائی آگے بڑھاتے ہیں۔ میں قواعد انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت ذیل اراکین اسمبلی کو رووال اجلاس کے لئے پیئنل آف چیئرمین کے لئے نامزد کرتا ہوں:

- 1- جناب قادر علی نائل صاحب۔ 2- جناب گہر ام بلڈی صاحب۔
- 3- میر اختر حسین لانگو صاحب۔ 4- جناب عبدالواحد صدیقی صاحب۔

جناب چیئرمین: قواعد انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (1) 54 کے تحت معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جناب دیش کمار، رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی نے بھیت سینیٹر منتخب ہونے کی بناءً مورخہ 10 مارچ 2021ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کی رکنیت سے استعفی دے دیا ہے۔

ایکیش کیشن آف پاکستان اسلام آباد کے نوٹیفیکیشن مورخہ 18 مارچ 2021ء کے مطابق جناب خلیل جن کا تعلق بلوچستان عوامی پارٹی سے ہے کو جناب دیش کمارکی خالی ہونے والی صوبائی اسمبلی کی نان مسلم کی مخصوص نشست پر رکن اسمبلی منتخب کیا گیا ہے۔ لہذا میں جناب خلیل صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور آئین کے آرٹیکل 65 جسے آرٹیکل 127 کے تحت پڑھا جائے کے تحت رکن اسمبلی کا حلف اٹھائیں۔ میں حلف پڑھتا ہوں آپ میری تقلید کریں۔

(اس مرحلہ میں جناب خلیل صاحب رکن اسمبلی نے جناب چیئرمین سے حلف اٹھایا)

(ڈیک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: میں اپنے اور تمام ایوان کی جانب سے خلیل صاحب کو بلوچستان اسمبلی کا رکن ہونے پر دل کی آتا گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی اپنے فرائض ایمانداری، انتہائی صلاحیت، وفاداری اور اسمبلی قواعد و انضباط کا رکن کے تحت ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری اور خوشحالی کی خاطر سرانجام دیں گے۔

جناب چیئرمین: ایک بات میں آپ سب دوستوں کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ابھی جب ہم آرہے تھے تو ہماری بہنیں ہماری ٹیچرز جو مختلف کمپیوٹر یز کے جس میں گلوبل پارٹنر شپ کی خواتین اور ساتھ ہی جو ہمارے سی اینڈ ڈبلیو کے ملازم میں کافی سارے حکوموں کے ملازم میں اسمبلی کے باہر احتجاج پر ہیں اور خاص کر اس میں ہماری چھوٹی بہنیں بھی شامل ہیں تو میں حکومتی وزراء میں سے دو تین کو request کرتا ہوں کہ وہ کم از کم جا کر کے جو بھی ان کے مسئلے مسائل ہیں ان پر اُن کے ساتھ بات کر لیں اور اس کا جو بھی ممکن حل، ممکن ہو سکتا ہے اس کا ممکن حل نکال لیں۔ تین سے چار وزراء ظہور جان آپ ہوں، زمرک خان صاحب ہوں۔ سردار صاحب ہو جائیں، تین چار وزراء میں سے جو جائے کیونکہ بارش بھی ہو رہی ہے سردی بھی ہے تو کم از کم ان سب کوں کے جو بھی ان کا ممکن حل نکل سکتا ہے نکالیں۔ جی جاتے ہیں ثناء اس پر آتے ہیں سب سے پہلے میں خلیل جارج کو موقع دیتا ہوں کہ وہ ہمارے آج کے حلف اٹھانے والے بالکل اس پر بات کرتے ہیں وہ بات کر لیں پھر اس کے بعد جناب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: آپ دیکھیں اس مسئلے پر جو ہماری خواتین اور بچے جو اس وقت سراپا احتجاج ہیں۔ اس وقت سی اینڈ ڈبلیو کے ملازم میں بھی سراپا احتجاج ہیں یہ کوئی دس سے پندرہ مرتبہ اس اسمبلی کے باہر آئے احتجاج ہوا ان کو گرفتار کیا گیا پھر چھوڑا گیا اس کے بعد جب یہاں آئے یہاں تین رولنگ تین اسپیکر صاحبان کی رولنگ موجود ہیں گلوبل پارٹنر شپ کی ٹیچرز اور سی اینڈ ڈبلیو کے ملازم میں کے حوالے سے مجھے اب حیرانگی ہوئی ہے کہ یہ

جائے ان کے کیا مطالبات ہیں وہ سنیں گے۔ مطالبات ان کے واضح ہیں آج سے تین دن پہلے یا رات کو اندھیرے میں یہاں بیٹھے ہوئے تھے میں خود ان کے پاس گیا۔ ہمارے جمیں محترم کامران ملا خیل صاحب وہاں پہنچے جب ان کیسا تھمدا کرات طے ہوئے۔ حکومت نے کہا کہ آج کی کیبنٹ کے اجلاس میں بائیس تاریخ کو ایکنڈے میں یہ شامل کیا جائیگا۔ سر! ایک منٹ اس میں دیکھیں دوسری بات یہ کہ وہ آج اگر ان کی کیبنٹ کے ایکنڈے میں تھا۔ تو کیبنٹ کا کوئی فرد دوست یہاں وزیر صاحب اُٹھ کے بتا سکتے ہیں کہ اگر ان کو مستقل کر دیا گیا ہے فصلہ ہو گیا ہے تو یہ فصلہ ہم ان کو جا کر پہنچا دیں۔ ہم ان سے کیا سنیں؟ وہ روتے ہوئے بلکتے ہوئے بچوں کے ساتھ وہاں باہر بیٹھی ہوئی ہیں اور ہم ہر دفعہ جا کر کہتے ہیں کہ بھی ان کے ساتھ ”ذیجا“ والا قصہ تو نہیں کریں۔ جناب چیئرمین صاحب! دوسری بات کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ تی اینڈ ڈبلیو کے ملازمین کا مسئلہ یہاں گزشتہ تین سال سے چل رہا ہے؟ تین چار رو لنگ اس پر آئی ہوئی ہیں۔ پچھلی دفعہ یہ طے کیا گیا تھا کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ ایک ساری کمیٹی آپ بھی اس میں سارے دوست بیٹھے ہوئے تھے وہاں آ کے سیکرٹری صاحب نے اور سب نے اس پر بریفینگ دی۔ اسی طرح لوکل گورنمنٹ کے ملازمین کی تجوہ اہیں بند ہیں اسی طرح ٹیچرز باہر بیٹھی ہوئی ہیں۔ دیکھیں سر! یہ صوبائی حکومت کی ناکامی ہے۔

جناب چیئرمین: شاء! اس پر میں ایک عرض کرلوں مجھے دو باتیں تو کرنے دیں عرض سن لیں جی۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: چیئرمین صاحب! آپ اس پر بالکل بات کر سکتے ہیں آپ نے اگر رو لنگ دینی ہے آپ یہ رو لنگ دیں کہ اس سے پہلے اس اسمبلی کی وقت اور اہمیت کو ختم کیا گیا۔ بار بار رو لنگ آرہی ہیں بار بار مسائل کی نشاندہی کی جا رہی ہے اس کے باوجود سر دیوں میں بارش میں اولے پڑر ہے ہوتے ہیں ہماری بہنیں، بچیاں بیٹیاں اور ہماری اساتذہ جو مجبور ہیں آ جاتی ہیں کل زمیندار آئیں گے۔ اس صوبے میں آخر ہو کیا رہا ہے؟ آپ خود ایک ذمہ دار ہمہ دے پر بیٹھے ہوئے ہیں کیا کسی حکمران کے لئے ان کو بگانے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری بہنیں بچے سر دی میں آ کر یہاں احتجاج کریں۔ سر! آپ یہ رو لنگ اگر دینا چاہتے ہیں آپ حکومت کو رو لنگ دیدیں کہ وہ اپنی آنکھیں کھولے آپ یہ رو لنگ دیدیں کہ حکومت آنکھیں کھولے۔ حکومت اپنے کان کھولے۔ حکومت بلوچستان ان معاملات کو سمجھنے کی کوشش کرے خشک سالی ہمارے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔ نہیں جناب چیئرمین! یہ طریقہ کا ربھی اب غلط ہے کہ لوگ وہاں آ کے بیٹھیں ہم یہاں سے تین آدمی روز یہاں ان کے پاس بیٹھ ج دیں کہ جی آپ کا مسئلہ کیا ہے۔ دس دفعہ ہم ان کا مسئلہ سننے کے بعد بھی اگر یہ اسمبلی ان کا مسئلہ حل نہیں کر سکتی ہے کم از کم ہم سب کو یہ اسمبلی چھوڑ دینی چاہیے یہ طریقہ کا رہنیں ہے مسائل کو دیکھنے پر آپ

ایک ذمہ دار چیئرمین ہیں میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ کم از کم خدارا! بلوچستان میں جو اس وقت یہ جو صورت حال ہے اس کو اس طریقے سے اس طرح چھپانا ضروری نہیں ہے thank you
جناب چیئرمین: شکریہ، جی۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہبود آبادی: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ثناء صاحب نے ذکر کیا لوکل گورنمنٹ کا آج کی بنیٹ کے ایجنڈے پر تھا اور اس کی approval دیدی گئی ہے وہ issue resolve ہو گیا ہے باقی ان کے جو مطالبات ہیں ان پر ہم کام کر رہے ہیں یہ طریقہ کارہے مختلف ادوار میں بغیر کسی حساب کے ان کو ایجوکیشن فاؤنڈیشن تھایا دوسرے تھے یا بچیاں ہیں ان کو بھرتی کیا گیا ہمارے معزز منسٹر صاحبان اور اراکین گئے ہوئے ہیں ان کے پاس بات چیت پچیس کو پھر ہماری کیبنٹ کا اجلاس ہے تو انشاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا مسئلہ جلد سے جلد حل ہو۔ سر! یہ جواب ثناء صاحب فرمائے ہے ہیں یہ ایک ان کی بات نہیں ہے ہم بھی منتخب نمائندے ہیں ان میں ہماری بچیاں بھی شامل ہیں ہمارے ہی لوگ شامل ہیں اسی بلوچستان کے لوگ شامل ہیں ہم بھی اسی سرزی میں سے ہیں ہمیں ہر ایک کی مشکلات کا بھی پتہ ہے۔ بارش کا بھی پتہ ہے طوفان کا بھی پتہ ہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ ایک طریقہ کارہوتا ہے اس کے تحت حکومت کوئی ایسا نہیں ہے کہ جی جو چاہے وہ اپنی مرضی سے کچھ چیزیں سی ایم کے اختیار میں ہوتی ہیں کچھ گورنمنٹ میں کیبنٹ کے اختیار میں ہوتی ہیں کچھ چیزیں ہمیں اسمبلی میں لانی پڑتی ہیں۔ تو اس کے مختلف مرحلے ہیں ہم کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: پہلے تو میرے خیال میں سب سے پہلے خلیل جارج کو۔۔۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہبود آبادی: ہاں سر! اس سے تقریر پر کرادیں۔

جناب چیئرمین: ان کو بات کرنے کا موقع دیں اس کے بعد جو بھی ان کو مبارکباد دینے گے دیدیں،
شکریہ please جی۔

جناب خلیل جارج: شروع کرتا ہوں خداوند یوسع عُصْح کے بابرکت نام سے، جو بڑا حیم ہے۔ میں سب سے پہلے شکر گزار ہوں بلوچستان عوامی پارٹی کا جنہوں نے مجھ پر trust کیا اور انہوں نے مجھے ایم پی اے بنایا۔ میں شکر گزار ہوں وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان صاحب کا اور اپنے تمام وزراء کا اپنے تمام ہاؤس کا شکر گزار ہوں۔ اور میں اقلیت سے ہوں یقیناً انہی نوابوں اور سرداروں نے ہمیشہ اپنا shelter اقیتوں کو دیا ہے اُمید ہے کہ میں آپ کے ساتھ ملکہ بلوچستان کی تعمیر و ترقی میں بلوچستان کو مضبوط کرنے میں اپنا ہم کردار ادا کروں گا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین صاحب! کہ جس طرح آج خوشی کا مقام ہے کہ کچھوں کے لئے

کہ کرچپوں کا ایک پہلے ایمپی اے موجود تھا ایک دوسرا ایمپی اے آیا ہے تاکہ کرچپوں کی یہاں بہت بڑی تعداد ہے ان کے مسائل حل ہونگے۔ BAP پارٹی نے ہمیشہ تقیتوں کو اپنے سینے سے لگایا ہے جام کمال خان صاحب نے ہمیشہ تقیتوں کو وہی عزت دی ہے جو دوسرے ممبران کو دی ہے اسی لئے میں اس ہاؤس کا شکرگزار ہوں میں شکرگزار ہوں خداوند کریم کا اپنی والدہ کا اپنی wife کا جن کی دعاؤں کے وسیلہ سے میں آج یہاں تک پہنچا ہوں۔ پچھلے پانچ سال میں نے نیشنل اسمبلی میں As a Parliamentary Secretary serve Religious Affairs and Interfaith Harmony کیا ہے۔ یقیناً ہم سب نے ملکراپنے صوبے کو چلانا ہے اس صوبے کی بنیادیں، اس کی بنیادوں میں ہمارے بڑوں کا ہو ہے۔ ہم اس کے اہوکوان کی جو خصیت ہے، ان کو کبھی مسخ نہیں ہونے دیں گے۔ اور مل کر کام کریں گے۔ اسی لئے شاعر کہتا ہے:

کہ آنکھ میں پانی بھر کے لا یا جاسکتا ہے
کہ آنکھ میں پانی بھر کے لا یا جاسکتا ہے

جلتا ہوا شہر آب بھی بچایا جاسکتا ہے۔

اگر جسم کے یہ 56 حصے ہوں یہ کام

مودی جیسا بھی ہو ڈھایا جاسکتا ہے۔

ہم نے، ہماری جگ آپ کے علم میں ہے کہ یہاں جو بلوچستان کے ساتھ کھیل کھیلا جا رہا ہے ہم سب نے مل کے اس کھیل کو ختم کرنا ہے۔ اسی لئے ہمارے سب کے مسائل ایک ہیں چاہے وہ مسلم بھائی ہوں یا اقلیت کے لوگ ہوں یا دوسری قومیں ہوں۔ ہم سب نے ملکر یہاں آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ کوئی شہر کو ایک وقت لشل پیرس کہا جاتا تھا جام کمال صاحب نے اس حقیقت کو چالیس سال کے بعد ظاہر کیا آج آپ بلوچستان کی حالت دیکھیں، بلوچستان خوشحال بلوچستان لگتا ہے وہ اس شہر کی وجہ سے، یہ شیر ہے شیر بلوچستان ہے جس کی وجہ سے آج بلوچستان میں ترقی ہو رہی ہے یقیناً اپوزیشن اپنا کام کرتی ہے حکومت اپنا کام کرتی ہے اپوزیشن کا اپنا کام ہے حکومت کا اپنا کام ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایسی حکومت بار بار نہیں بنتی آج بلوچستان، بلوچستان عوامی پارٹی میں سمجھتا ہوں کہ اگر بلوچستان کے لئے ایک shelter ہے جنہوں نے بھی اس پارٹی کو بنایا ہے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں ہرگز نسل اور مختلف مذہب کے لوگ شامل ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں آنے والا وقت خدا نے چاہا ہمارا ہے ڈھائی سالہ ہماری کارکردگی عوام کے سامنے ہے اور آنے والے ڈھائی سال میں ہم اتنا کام کر جائیں گے کہ next one third حکومت کے ساتھ بلوچستان عوامی

پارٹی بنائے گی۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) جناب چیئر مین صاحب! یقیناً کچھ لوگ یہاں ان باتوں کو سمجھتے نہیں ہیں کہ لوگ اقلیت کے لوگ جس طرح بھی ہیں ہم آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ پاکستان جب بن رہا تھا اس میں ہمارے بڑوں نے اپنا خون دیا۔ اور میں پاکستان کا خوبصورت چہرہ دنیا میں لے کر جاؤں گا اور انڈیا کا بد نما چہرہ دنیا کو بتاؤں گا کہ اگر اقلیتوں کے ساتھ سلوک دیکھنا ہے تو پاکستان میں دیکھیں۔ انڈیا میں جو اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک ہو رہا ہے اس کی پر زور نہ مدت کرتے ہیں۔ پاکستان ہمارا ملک ہے۔ پاکستان زندہ باد ہے۔ زندہ باد تھا زندہ باد رہے گا۔ بلوچستان عوامی پارٹی زندہ ہے زندہ رہے گی۔ جام کمال زندہ باد ہیں زندہ باد رہیں گے۔ اور آنے والا وقت بھی ہمارا ہے ہم اپوزیشن کے بھائیوں کا بھی تھہ دل سے respect کرتے ہیں لہذا میں آپ سب کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا میں خدا کے فضل و کرم سے اپنے تمام بھائیوں کے ساتھ ملکرا آپ کے شانہ بشانہ ہوں۔ میری وفاداری اپنی پارٹی کے ساتھ ہے جام کمال خان صاحب کے ساتھ ہے۔ اور اسی طرح ہم ملک رکام کریں گے، بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: شکریہ، جی ملک صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہواني: شکریہ جناب اپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں نو منتخب ایم پی اے خلیل جارج کو یا بھٹو ہے، بعد میں پتہ چل جائے گا۔ کوئی ہمارا دوست کہہ رہا ہے ”کہ بھٹو صاحب“۔ ہم کہتے ہیں ”جارج“۔ جام صاحب کا سپاہی ہیں میرے خیال میں، ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اسی امید کے ساتھ کہ وہ اپنی پارٹی کی بھر پور نمائندگی کریں گے۔ اور اس سر زمین پر بلوچستان کی خدمت کریں گے۔ جناب چیئر مین صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ جو گزشتہ کئی عرصے سے بلوچستان کی جو بلا پیمودہ زمینیں ہیں۔ عدالت عالیہ میں ایک کیس چل رہا تھا۔ اور گزشتہ اٹھارہ مارچ کو اس پر عدالت عالیہ کی ایک پانچ رُنگی بیٹیخ نے ایک تاریخی فیصلہ دیا تھا۔ وہ بلا پیمودہ زمینیں جو گزشتہ کئی عرصے سے یہاں سے اس اسمبلی میں بھی بار بار دعویٰ ہوتا تھا کہتے ہیں کہ وہ سرکار کی ہیں۔ قبائل اور زمیندار یہ کہتے تھے کہ وہ زمیندار کی ہیں قبائل کی ہیں۔ آج ہائی کورٹ کے اس تاریخی فیصلے کے بعد میرے خیال میں اب یہ باب بند ہو چکا ہے کہ بلوچستان ایک قبائلی صوبہ بھی ہے اور مختلف علاقوں میں جو قبائل رہتے ہیں وہاں بھی جو بلا پیمودہ زمینیں ہیں جو پہاڑ ہیں جو چڑاہ گا ہیں ہیں وہ ان زمینداروں کی ہیں خصوصاً جناب چیئر مین صاحب! اس کی آخری اس میں جو عدالت عالیہ نے کچھ بتیں کہی ہیں۔ اس کا تعلق ہماری حکومت سے ہے حکومت اور خاص کر ہمارے وزیر مال بیٹھے ہوئے ہیں سلیم جان کھوسو صاحب ان کی میں خدمت میں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں ہر جگہ قضہ گری کا ایک بازار گرم ہے لیکن کوئی تو خصوصی طور پر ایک

مرکز بنا ہوا ہے اور کوئی کسی ہر جگہ پر خصوصاً مشرقی بائی پاس، مغربی بائی پاس، نوائی کلی، چلاک، سرہ غرگنی یہ وہ علاقے ہیں جہاں روزانہ بلاپیوودہ زمینیں وہاں قبضہ ہو رہی ہیں عدالت عالیہ نے اس میں کہا ہے کہ اب حکومت اس پر قانون سازی کرے اور اس میں تیزی لائے اور وہ علاقے جو settlement سے رہ گئے ہیں جن کی بلاپیوودہ زمینیں جہاں settlement نہیں ہوئی ہیں ان کی جلد از جلد settlement کر کے ان کو قابل کے نام پر کر دیا جائے۔ اب کوئی کے اندر جناب چیئرمین صاحب! بہت سارے علاقے جو settlement گزشتہ دس بارہ سال سے اور ہوئے بھی ہیں لیکن ان کی رپورٹ آج تک اس لئے روکی ہوئی ہے کہ حکومت کی ایک کوشش رہی ہے یہاں کچھ قتوں کی کہ وہ زمین قبائل سے روک کر کسی نہ کسی طرح اس کو سرکار کے نام پر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: یقیناً ملک صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہواني: جناب چیئرمین صاحب! تھوڑا میں بولوں گا پھر میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر مال صاحب جو بیٹھے ہوئے ہیں اس پر خاص کر کچھ الفاظ کہئے تاکہ یہاں کے زمیندار جو ہر دفعہ آپ دیکھ رہے ہیں یہاں اسمبلی کے سامنے بھی مظاہرہ کرتے ہیں۔ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں ان کی زمینیں قبضہ ہو رہی ہیں۔ تو میں کہتا ہوں 1992ء میں بھی جناب چیئرمین صاحب! ایک فیصلہ اسی اسمبلی نے دیا تھا جو ایک دو رُکنی بیخ جس کی سربراہی ہمارے اُس وقت کے اسپیکر ملک سکندر ایڈ و کیٹ اور وزیر خزانہ نواب اسلم خان ریسنسی جو اس کمیٹی کے ممبران تھے، انہوں نے بھی 16 صفحوں پر مشتمل ایک فیصلہ دیا تھا کہ بلوچستان کی جتنی بھی زمینیں ہیں بلاپیوودہ ہیں وہ قبائل کی ہیں اور انہوں نے پھر اس میں ایک ایسی زمین جس کے بارے میں انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ اس زمین کا فیصلہ زرکون قبائل کا تھا اور بعد میں اس کی payment بھی ہوئی۔ میں اس لیے آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سریاب روڈ کی جو وائیڈنگ ہو رہی ہے آپ کی بجزل روڈ کی یہاں بھی بہت ساری ایسی زمینیں ہیں جو کسی کے نام پر نہیں ہیں لیکن اس وقت ان قبائل کے نام پر ہوئی تھیں وہاں ڈکانیں ہیں آج وہ payments سے محروم ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! اور حکومت نے ایک تو اس کی اتنی چھوٹی رقم سریاب روڈ کی جو وائیڈنگ ہو رہی ہے اس کی payment انہوں نے 600 روپے رکھی ہے۔ اور آپ کو خود معلوم ہے کہ اس وقت کم از کم سریاب روڈ کوئی دس ہزار روپے سے زیادہ میں ایک فٹ بک رہی ہے اور ان کے جو مالکان ہیں ان کی ساری جمع پوچھی وہی اور بعض ایسی زمینیں ہیں جو اسی طرح بلاپیوودہ ہیں ان کے نام پر نہیں ہیں تو میں کہتا ہوں کہ آپ اس پر وونگ دیدیں۔ چونکہ اس میں عدالت عالیہ کا بھی فیصلہ آچکا ہے۔

جناب چیرین: ملک صاحب! مہربانی۔ جی. جی۔

ملک نصیر احمد شاہواني: اس میں سر! آپ کی رولنگ کی ضرورت ہے۔

جناب چیرین: میں بات کرتا ہوں میں آپ کی پوری بات کو سمجھ بھی گیا اور میں ۔۔۔

ملک نصیر احمد شاہواني: میں کہتا ہوں کہ آپ کی آج کی رولنگ اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ جو سریاب روڈ اور سبز روڈ کی وائیڈنگ ہو رہی ہے وہ زمین جن پر لوگوں کا قبضہ ہے۔

جناب چیرین: ملک صاحب! یقیناً ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ انتہائی انصاف کے ساتھ بھی زمینیں قبائل کی ہیں جو اس وقت کسی نہ کسی صورت میں مختلف شکلوں میں لوگ اس پر۔ میں اس پر آتا ہوں۔

ملک نصیر احمد شاہواني: اس پر میں یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ بھی رولنگ دیدیں اور سلیم بھی۔

جناب چیرین: پہلے ہم اس سلسلے میں چونکہ ہائیکورٹ کی رولنگ decision اس پر آچکا ہے کہ جتنی بھی un-settled land ہیں قبائل کی اس کو۔ اس کی صحیح settlement ہوا اور انصاف کی بنیاد پر جوز میں جس بھی tribe کی بنتی ہے وہ اس کے حوالے ہو جائے تو اسی سلسلے میں ہم منظر یونیو صاحب سے کہ اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں کر لیں اور ساتھ ہی جو سریاب کا مسئلہ ہے یقیناً یہ بھی انتہائی مشکل مسئلہ ہے۔ احمد نواز! ایک منٹ اس سلسلے میں ہم پہلے ۔۔۔

جناب احمد نواز بلوچ: جناب چیرین! وزیر صاحب کی موجودگی میں سربراہی میں اس کمیٹی کا ابھی تک اجلاس نہیں ہوا ہے جناب اپنیکر! سریاب روڈ کے متاثرین نان شبینہ کے لیے 60 سال سے وہ انہی دکانوں میں کاروبار کر رہے ہیں۔

جناب چیرین: یقیناً جو بھی ان کا right compensation ہے۔

جناب احمد نواز بلوچ: آج انکا حق بزور طاقت بروز قوت ان کو بے خل کیا جا رہا ہے۔ جناب چیرین! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اس بارش میں بھی وہ لوگ بیٹھے ہیں ان بیچاروں کے 50-60 سالوں سے کاروبار ہیں۔ یا ان کو تبادل جگہ دی جائے۔

جناب چیرین: آپ سلیم جان کو دونٹ اس سلسلے میں بولنے دیں۔

ملک نصیر احمد شاہواني: جناب چیرین صاحب! اس میں ایک رولنگ کی آپ کی طرف سے ہو گی خاص کر سریاب روڈ کی جوڑ کا نیں ہیں ان کے حوالے سے جو اسکی وائیڈنگ ہو رہی ہے اس کی وجہات کی کمیٹی بنی ہوئی

ہے اس کا آج تک اجلاس نہیں ہو رہا ہے۔ جناب اپنے صاحب! ان کی دُکانیں گرائی جا رہی ہیں جو متاثرین ہیں وہ روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں جس طرح آج اسمبلی کے سامنے یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ رونگ دیدیں اس کمیٹی کا اجلاس ہو۔

جناب چیئرمین: پہلے آپ اس حوالے سے سلیم جان کو سن لیں۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مکملہ مال): شکریہ جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے تو میں اپنے دوست جناب خلیل جارح صاحب کو حلق اٹھانے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آخر صاحب کو بھی تنیبیہ کرتا ہوں اختر صاحب کی بڑی خوشی اس دن محسوس کر رہے تھے جس دن دنیش چلے گئے آج آپ نے دیکھ لیا دنیش سے بڑھ کر ایک ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: انشاء اللہ یہ دنیش کا ریکارڈ ٹھوڑ دیگا۔ پہلے ہی دن سے اندازہ ہو گیا۔

میر اختر حسین لانگو: جناب چیئرمین! سلیم مان رہے ہیں کہ دنیش کو لا یا گیا اور لے جایا گیا۔

جناب چیئرمین: اس میں اللہ نے بہت زیادہ صلاحیتیں رکھی ہوئی تھیں۔

وزیر مکملہ مال: دنیش میں یہ تھا کہ وہ بہتر انداز میں آپ لوگوں کو جواب دیتا تھا آپ لوگوں کو اچھی طرح سے جواب دیتا تھا آپ لوگوں کو کنٹرول کرتا تھا یہ بھی آپ لوگوں کو اپوزیشن کو آزاد نہیں چھوڑ گیا۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے۔

جناب چیئرمین: سلیم صاحب! آپ اپنے point پر آ جائیں۔

وزیر مکملہ مال: جناب چیئرمین صاحب! نصیر احمد شاہواني نے جو point-raise کیا ہے یہاں ظاہر ہے ہم عدالت کا احترام کرتے ہیں عدالت کی طرف سے جو بھی رونگ آئی ہے عدالت نے جو بھی فیصلہ کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ڈیپارٹمنٹ من و عن اسی کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر ہی چلے گا settlement یہ جو issues ہیں یہ آج کے نہیں ہیں یہ بہت پرانے ہیں یہ ان کو بھی پتا ہے ہمیں بھی پتا ہے ہم سب کو پتا ہے اور بہت سارے issues ہیں اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے چاہے وہ اس وقت باقی پاس ہو چاہے وہ ویسٹرن باقی پاس ہو بہت ساری جگہوں میں encroach ہو گئی ہیں یہاں لینڈ مافیاء بھی موجود ہیں اس کے اوپر ہم نے کئی میٹنگز بھی کیں اور کوشش بھی کی کہ ان چیزوں کو ٹھیک کیا جائے گورنمنٹ بڑی ذمہ داری کے ساتھ ان چیزوں کو دیکھ رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سی ایک صاحب کے ساتھ بھی ہماری اسی حوالے سے بہت ساری میٹنگز ہوئی ہیں ہم ایک proper mechanism کے تحت یہ چیزیں انشاء اللہ تعالیٰ ٹھیک کرنے جارہے ہیں اور

باقی settlement کا اپنا ایک طریقہ کار ہوتا ہے اسکو اپنے مطلب کہ جو process ہوتا ہے اسکے تحت اگر کسی کو کوئی بھی problem ہوتا ہے تو وہ اس initially proper form پر چیلنج کرتا ہے تھیصلدار کے لیوں پر SMBR کے لیوں پر اس کے بعد کوئی بھی موجود ہیں تو issues تو بہت سارے ہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کریں گے یہ settlement کے جو معاملات بہتر طریقے سے اور ٹھیک طریقے سے ہو جائیں تاکہ بلوچستان کا ایک بہت دیرینہ مسئلہ رہا ہے کیونکہ بلوچستان کے لینڈ تقریباً unsettled ہیں باقی صوبوں کی پرانی settled ہو چکی ہیں تو اس وجہ سے یہاں issues ہمیشہ رہے ہیں کوشش یہ ہو گی کہ جتنی بھی جلدی ہو سکیں ہم اپنے صوبے کے unsettled کو settle کر لیں ان کے لیے ہمارے لیے چیلنجز بھی بہت ہیں۔ خاص طور پر اسٹاف کی بڑی کمی ہے ہم نے contract پر بھی کچھ اسٹاف لیا ہے ہم آگے کے بھی کوشش کریں گے کہ contract پر لیں تاکہ جلد سے جلد جو قبائلوں کا حق بتا ہے ان کو ان کا حق دیا جائے تاکہ یہ مافیا ز اندر نہ آ جائیں کیونکہ یہ کوئی کے surroundings میں جتنی بھی زمینیں ہیں بڑی ابھی valuable ہو گئی ہیں اس لیے یہاں کی زمینیں پر مافیا کی کافی نظر رہی ہیں شاید اور آج بھی ہیں تو کوشش یہی ہے کہ جو بھی unsettled ہیں میں ہے ان کو جلد سے جلد settle کیا جائے تاکہ کوئی بلکہ پورے بلوچستان کی جو بھی settled ہیں میں نے دیکھی ہیں تقریباً 40-50 سال سے کہیں پر start ہے جو settlement آج تک نہیں ہوا اس کی وجہ صرف یہ رہی ہے کہ ہمارے پاس اسٹاف نہیں ہے اس کے ساتھ شاید لوگوں کی اتنی زیادہ توجہ بھی نہیں رہی۔ لیکن سی ایم صاحب خصوصی طور پر خود بھی ان چیزوں کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی بھی یہ خواہش ہے کہ جتنی جلدی ہو سکیں بلوچستان کا یہ دیرینہ مسئلہ چلا آ رہا ہے خاص طور پر قبائلوں کے درمیان کافی جو بھگڑے بھی اسی حوالے سے ہوئے ہیں تاکہ وہ جلد سے جلد حل ہو سکیں۔ اور جہاں تک سریاب کی بات ہے تو ہم لوگوں نے پہلے بھی ایک میٹنگ ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں پہلے سلیم جان کو بات مکمل کرنے دیں۔

ملک نصیر احمد شاہواني: جناب چیئرمین! اس نے اچھی باتیں کیں میں ان سے متفق ہوں بالکل اس پر وہ کام کریں لیکن میں کہتا ہوں سریاب روڈ اور مغربی بائی پاس ہے۔

جناب چیئرمین: سریاب روڈ پر بھی، پہلے آپ سلیم جان کو بات کرنے دیں،۔

ملک نصیر احمد شاہواني: میں آپ کو صرف ۔۔۔۔ وہ کا نیں گرار ہے ہیں جو unsettled ہیں تو ان پر اس وقت تعمیر ہیں تو ان کو معاوضہ نہیں ملا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! ان کا کیا بنے گا کیونکہ ابھی تو اس کے بعد

کم از کم ----

جناب چیرین: وہ اس بات پر آ رہا ہے۔

وزیر یحکمہ مال: اس کا طریقہ کارہم دیکھ لیں گے DC کے ساتھ ہم آپ مل کر ایک میٹنگ کر لیتے ہیں اس کے بعد کوئی طریقہ کاریکال لیں گے۔ اگر ان کا حق نہ تباہ ہے تو انصاف کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دیں گے آپ لوگوں کے ساتھ ہم لوگوں نے پہلے بھی مل کر میٹنگ کی ہیں پھر Covid آ گیا تھا میں کچھ اس طرح کے issues کی وجہ سے کبھی آپ لوگ نہیں تھے کبھی میں نہیں تھا تو اس میٹنگ کو ہم proper طریقہ سے آگے نہیں بڑھا سکیں تو ہم دو تین دن میں آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر ایک فیصلہ کریں گے۔

جناب چیرین: جس میٹنگ کی سلیم جان ملک صاحب یا احمد نواز بات کر رہے ہیں اس کی تحریرے خیال میں آپ ہی چیر کرتے ہوں گے۔

وزیر یحکمہ مال: جی ہاں میں چیر کرتا ہوں۔

جناب چیرین: تو کم از کم وہ میٹنگ کل پرسوں تک بُلا کر اس میٹنگ میں ان تمام مسائل کا۔۔۔۔۔

وزیر یحکمہ مال: بلکہ 24 تاریخ کو رکھ لیتے ہیں۔

جناب چیرین: 24 تاریخ کو ٹھیک ہے؟

میر احمد نواز بلوچ: ڈی سی کوئٹہ، شاہ بلوچ اور سلیم جان، سب کو بُلا لیں۔

جناب چیرین: جو بھی اس کے ممبر ہیں وہ سب اس میٹنگ میں آئیں گے اور اس کا حصہ ہوں گے۔

وزیر یحکمہ مال: سب کو بُلا لیں گے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیرین: ٹھیک ہے مہربانی۔

میر احمد نواز بلوچ: جناب چیرین! اس میں متاثرین کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب چیرین: پہلے میٹنگ آپ کر لیں اس میں جو بھی آپ ضروری تجویزیں پھر ان کو بھی بُلا لیں۔

وزیر یحکمہ خوارک و بہود آبادی: جناب چیرین! میں صرف مبارک باد دے کر پھر بیٹھ جاتا ہوں۔

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جی مہربانی۔ میں نو منتخب ایم پی اے خلیل صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں اور اس بات پر بھی ان کو مبارک باد دیتا ہوں کہ آج انہوں نے ایک بات تو یہ کہی کہ نواب ہمیں protection دیتے ہیں۔ نواب صرف ان کو نہیں دیتے بلکہ ہماری پارٹیوں میں بھی اقلیت کو نوابوں کے مقابلے میں زیادہ عزت بھی دی جاتی ہے۔ اور زیادہ ان کا وقار بھی رکھا جاتا ہے آج بھی

پوشرنزوں پر گلے ہوئے ہیں، وہ اسی بات کے ظاہر ہے کہ انہوں نے اس ڈیپولی کا حق تو ادا کرنا ہے لیکن میں بتا دیتا ہوں کہ آج بلوچستان میں جو حکومت ہے نہ ماضی میں کبھی ایسی حکومت آئی ہے اور نہ ہی مستقبل میں کوئی ایسی حکومت آئے گی جس نے ظلم اور جر کا بازار گرم کر رکھا ہے جس نے تمام جمہوری حقدار کو پامال کیا ہے۔ خلیل جارج صاحب اسکو بھی آپ اپنے ذہن میں رکھیں جس نے لوگوں کے حقوق سلب کیے ہیں کاش! وزیر اعلیٰ صاحب ہوتے تو ان کی موجودگی میں تمام چیزیں آج کی جو dictatorship اس حکومت میں ہے وہ ماضی میں کبھی نہیں رہا ہے اس لیے اسکو اس حوالے سے نہ دیکھا جائے اور جناب چیئر میں صاحب! جس طرح شاء صاحب نے جو یہاں مختلف ایمپلائز ہیں۔ اب جس طرح کھوسہ صاحب نے کہا کہ جی اب ہم اس ہائی کورٹ کے فیصلے پر بھی سو سال سے اس قسم کے معاملات میں گلے ہوئے ہیں، دادا کیس فائل کرتا ہے پوتا جواب دہ ہوتا ہے وہ فیصلہ اسی طرح روینیو کا رہتا ہے یہاں in-principle یا یک چیز جناب! رولنگ اس بات کی دیں کہ جوز میں کسی کے نام پر نہیں ہیں unmeasured land ہیں بلہ پیغودہ زمین ہیں وہ settled ہیں ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق بھی روینیو کیٹ کے مطابق بھی۔ اور 92ء میں ہاؤس نے یہ فیصلہ کیا کہ جوز میں unmeasured ہیں جو بلہ پیغودہ ہیں وہ زمینیں لوگوں کی ہیں وہاں کے عوام کی ہیں وہاں کے قبائل کی ہیں۔ اور اب بھی ہمارے سامنے کھوسہ صاحب بھی اس کی گواہی دیں گے سردار عبدالرحمٰن صاحب بھی اور یہ جتنے بھی ہیں یہ سارے مختلف اضلاع سے مختلف علاقوں سے ان کا تعلق ہے ابھی بھی جو تقسیم ہے قوموں کے مابین وہ مختلف انہوں نے نام رکھے ہوئے ہیں اور ان ناموں پر وہ تقسیم یہاں سے اس حد تک فلاں قوم کی ہیں اس سے آگے فلاں قوم کی ہیں تو in-principle اس بات کو لیا جائے اور آپ کی رولنگ اس بنیاد پر چاہیے کہ in-principle یہ طے کیا جائے کہ بلہ پیغودہ زمین وہ وہاں کے قبائل کی ہیں وہاں کے لوگوں کی ہیں اس میں سرکار کا کوئی تصرف نہیں ہے اگر لینڈ مانیاء اس کو قبضہ کرتا ہے تو جو سرکار قبضہ کرتی ہے وہ بھی اتنا ہی جتنا ایک بندوق بردار لینڈ مانیاء اسکو قبضہ کرتا ہے۔

جناب چیئر میں: شکریہ ملک نصیر صاحب۔

قامہ حزب اختلاف: تو اس لیے اسکو in-principle یا یک کلیسر رولنگ ہونی چاہیے اور جناب چیئر میں صاحب! ایک بات کی میں مزید وضاحت کروں گا۔ کہ یہاں ایمپلائی آج سے نہیں یہ دو یا ڈھائی سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمیشہ جب یہاں اجلاس ہوتا ہے یا جب ہم پرلس کلب کے سامنے سے گزرتے ہیں یا جب یہ چیخ و پکارا یمپلائیز کی ہے اپنے حقوق کے لئے وہ روڑ پر جس طرح اس وقت جو نیز ٹھپر زایوسی ایشن کا کیمپ لگا ہوا

ہے احتیاج کا۔ بھوک ہر تال ہے تادم مرگ ابھی بھی شاید چونکہ ان کو روکا گیا ہو گا otherwise اسٹرپچر پروہ بھوک ہر تال پر ہیں وہ جناب! اسی طرح بی اینڈ آر کے 361 لوگ ہیں ابھی اس میں کس چیز کی ضرورت ہے دس سال انہوں نے تنخوا ہیں لی ہیں دس سال وہ سروں کر چکے ہیں اب ایک عام آدمی کلاس فور کا اس کوان چیزوں سے کیا غرض ہے اُس کو تو یہ کہا جاتا ہے کہ جی جا کے تم یہاں اینٹ لگاؤ جا کے تم یہاں دیوار لگاؤ، جا کے فلاں گاڑی چلاو۔ اُس کو اُس سے غرض ہوتا ہے دس سال اُن کو تنخوا ہیں ملتی ہیں اُس کے بعد ان کی تنخوا ہیں بند کر کے اُس کو بطرف کیا جاتا ہے میرا خیال ہے اگر جتنے بھی ہیں وہ اگر غلط لگے ہیں اول تو یہ غلط لگنہیں ہیں لیکن دس سال وہ سروں کرتے رہے۔ دس سالوں سے تنخوا ہیں لیتے رہے۔ ہونا تو یہ چاہیے اب جو جو نیز ٹپر ز ہیں اُن کا ایک مطالبہ یہ ہے کہ ان کے پاس لاۓ ہے۔ لاۓ میں یہ ہے کہ 50 percent initial recruitment ہے اور 50% فیصد پر موشن کوٹھ ہے۔ اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ باقی اُن کے مطالبات اپ گریڈیشن ہے تو اپ گریڈیشن کیلئے آپ اُن کے وہ جو باقی لوگوں کی ساتھ کرتے ہیں اُن کی بھی کر لیں اُس کے بعد ان کے لئے اگر ٹریننگ کی ضرورت ہے تو آپ سرکاری سطح پر اُن کی ٹریننگ رکھ لیں۔ تین مہینے کی چار مہینے کی لیکن ایسے ہی لوگوں کو پریشان نہیں کیا جائے۔ میری گزارش ہے کہ یہ رو لنگ clear ہونی چاہیے اور اُس پر عمل درآمد بھی ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ ملک صاحب۔ جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر حکومت خوارک و بہبود آبادی): شکریہ جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے تو میں اپنے دوست خلیل چارج کو رکن اسمبلی منتخب ہونے پر اپنی طرف سے اور BAP پارٹی کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ میں یہ کہوں گا کہ یہ بڑا خوش قسمت ہیں ہر دفعہ اس کی لاٹری نکل آتی ہے۔ قومی اسمبلی میں بھی اس کی لاٹری نکل آئی پانچ سال اڈھر enjoy کیا۔ اب ہمارے دنیش پتھر نہیں اُس نے کوئی مذہب کی دعا پڑھی کہ وہ سینٹ میں چلا گیا۔ تو یہ آگیا ڈھانی سال کیلئے ایم پی اے بن گیا۔ ووٹ مانگتے مانگتے ہم لوگوں کے جوتے پٹ جاتے ہیں۔ دوسری بات جناب چیئرمین صاحب! ملک صاحب نے بہت اچھی بات کہی کہ ایسا وزیر اعلیٰ نہ کہی آیا اور نہ آیا۔ میں ان کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں انشاء اللہ جو ہم اصلاحات لارہے ہیں اور جو قانون سازی کر رہے ہیں یا جس طریقے سے ترقیاتی حوالے سے ہم کام کر رہے ہیں تو میں ان کو سینڈ کرتا ہوں کہ ایسا وزیر اعلیٰ انشاء اللہ نہ ماضی میں کوئی تھا اور نہ مستقبل میں ہو گا 2028ء کے بعد، 2023ء سے 2028ء تک انشاء اللہ یہی وزیر اعلیٰ ہو گا۔ جو ہمارے پارٹی کی کارکردگی ہے۔۔۔ (مداخلت) میں دو منٹ لوگا

جناب چیر میں صاحب! ملک سمندر صاحب نے کہا کہ جتنا نواب سردار افیتوں کا تحفظ کرتے ہیں اُس سے زیادہ شاید مولوی حضرات کرتے ہیں تو میں ایک چھوٹی سی مثال دونگا دل آزاری نہ ہوان کی سینٹ میں جو کمیٹی ہے افیتوں کی چیر میں ہمارے حیدری صاحب ہیں جب افیتوں کے تحفظ کا بل آیا تو سب سے پہلے حیدری صاحب نے اس کی مخالفت کی بحیثیت چیر میں تو ہم نوابوں اور سرداروں نے انشاء اللہ پہلے بھی تحفظ کیا اور آج بھی کریں گے کل بھی کریں گے۔ کیونکہ ہم کسی پر احسان نہیں کر رہے ہیں جتنا پاکستانی میں ہوں اتنا خلیل جارج ہے اتنا ٹائیس ہے ہم ان کو اپنی برابری پر سمجھتے ہیں اپنا بازو سمجھتے ہیں تو ہم باñی کر کے یہ تھوڑی سی درستگی فرمائیں ملک صاحب۔ اب انہوں نے کہا کہ حکومت پنہ نہیں کیا کیا ہے۔ میں اپنے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ معصوم بچوں کا جو واقعہ ہوا سریاب میں چار بچوں کو ذبح کیا گیا ایک کو بروقت ان کی کارروائی سے ہسپتال عملہ نے اُن کی زندگی، بچانے والا تو اپرواہا ہے اُس کی زندگی بچائی۔ تین شہید ہو گئے اور پانچ دن کے اندر اندر اُن کے قاتلوں کو گرفتار کیا گیا۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اپنے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو کہ انہوں نے اُس کو گرفتار کیا۔ اور میں امید رکھتا ہوں اپنی عدالتوں سے مجھے اپنی عدالتوں پر بھروسہ ہے کہ وہ اس قسم کے کردار کو ایک نشانہ عبرت بنائیں گے تاکہ یہ اس قسم کے فعل نہ ہو تو یہ بھی کریڈٹ ہماری حکومت کو جاتا ہے کہ پانچ دنوں میں اُن کا قاتل گرفتار ہوا۔ بچوں کی لاشیں دیکھ کر آج ہمارا دل بھی رو رہا ہے اور اُن پر جو ظلم ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں شکر الحمد للہ باقی ہوتے ہیں چیزیں ہوتی ہیں کیا ماضی میں ہڑتا لیں نہیں ہوئیں یہ سلسلہ حکومتوں میں چلتا رہتا ہے کچھ مسئلے حل ہوتے ہیں کچھ پربات چیت ہوتی ہیں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو ہمارے ہاتھ میں نہیں ہوتی ہیں وہ رہ جاتے ہیں تو اس میں حکومت کی ناکامی یا حکومت کونا کام کہنا میرا خیال ہے یہ تو سورج کو انگلی سے چھپانے کے مترادف ہے۔ آج بھی ہے ہماری حکومت انشاء اللہ وہ اصلاحات وہ سلسلے کر رہی ہے آج ہماری کابینہ نے بہت ساری ایسی چیزیں کی ہیں جیسے لوکل گورنمنٹ کی تخواہیں تھیں۔ وہ منظور کردی میرے ڈیپارٹمنٹ کے سلسلے میں یہ جو ہم کسان سے گندم خریدتے ہیں

(خاموشی۔ اذان مغرب)

جناب چیر میں: جی سردار صاحب۔

وزیرِ حکومت خوارک و بہود آبادی: میں ایک منٹ لوںگا۔ آج کی جو میں کارروائی کا تاریخا تھا کہ women harassment کا جو بل ہے ہم نے آج کابینہ میں پاس کیا۔ child labour کا پاس کیا۔ اسی طریقے سے جو ہم گندم خریدتے ہیں ہم نے out of way جا کے دو ہزار per month چالیس کلوگرام ہم نے

وہ پاس کیا۔ تو انشاء اللہ ہندی میں کہتے ہیں نیاش نیش کرینگ انشاء اللہ ایسا base بنے گا کہ آئندہ جیسے ہمارے دوست نے کہا کہ دنیش کمار کی بھی نیش ہوگی اور انشاء اللہ اگلا tenure بھی ہماری پارٹی کا ہوگا۔

جناب چیئرمین: اچنڈے پر آتے ہیں ملک صاحب۔ جہاں تک ایک بات میں کہوں۔ جی

قائد حزب اختلاف: سردار صاحب جب بولنا شروع کرتے ہیں پھر دیکھتے نہیں کہ آگے پیچھے انہوں نے کیا کہا اور اُس کا کیا رزلٹ ہوگا۔ ہمیں اپنا مذہب یہ سکھاتا ہے کہ جو بھی اقلیتوں کے بارے میں اپنا مذہب یہ سکھاتا ہے کہ انکا خون اس طرح ہے جس طرح ہمارا خون ان کا مال اس طرح ہے جس طرح ہمارا مال ان کی عزت و آبرو اس طرح ہے جس طرح ہماری عزت و آبرو۔ تو اُس کے بعد ہم پیغمبر ﷺ کے احکامات پر ہی چل کے اقلیتوں کے ساتھ بر تاؤ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکر یہ ملک صاحب۔ عبدالخالق کو دومنٹ۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر مکملہ کھیل و ثقافت): میں اپنی جانب سے۔ غیر پارلیمانی الفاظ یونس استعمال نہ کریں مہربانی کریں آپ بہت سلسلہ ہوئے آدمی ہیں آپ کی کوئی پارٹی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکر یہ آپ دونوں آپس میں بات نہ کریں۔ یونس جان تشریف رکھیں۔

میر یونس عزیز زہری: میں نے کہا اگر ایک پارٹی کو دیگنے تو ساری پارٹیوں کو دیں۔ تو میں اپنیکر سے بات کر رہا ہوں آپ ادھربات کریں۔

جناب چیئرمین: یونس جان! آپ عبدالخالق بھائی کو تھوڑا موقع دے دیں۔

وزیر مکملہ کھیل و ثقافت: جناب چیئرمین! میں اپنی جانب سے اور ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کی جانب سے خلیل جارج بھٹو کو دول کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ جو credit ہے خلیل بھٹو صاحب کو جارہا ہے سیاست میں اس طرح ہوتا ہے کہ بھائی میں unopposed آگیا ہوں۔ تو unopposed آنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ یہ credit جو کویشن پارٹیز کو بھی جارہا ہے یہ کریٹ ہماری اپوزیشن کو بھی جارہا ہے۔ کہ اگر وہ چاہتے تو یہ unopposed نہیں آتے۔ اسلئے آپ اس وقت اپنے آپ کو سارے ہاؤس کا نمائندہ سمجھیں اور جس طرح دنیش کا ایک شناخت بنا تھا تو آپ مہربانی کریں اُسی طرح جائیں۔ شکر یہ۔

جناب چیئرمین: جی زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچنڈی (وزیر مکملہ زراعت و کوآپریٹور): میں اپنی پارٹی کی طرف سے خلیل صاحب کو

مبارکباد پیش کرتا ہوں یہاں ایم پی اے بننے پر شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سردار یار محمد صاحب۔

سردار یار محمد رند (وزیر مکمل تعلیم): میں PTI کی طرف سے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ کی خدمات آپکی working کی خدمات میں بہترین نمائندگی کریں گے اور اس ہاؤس کی کارروائی میں بہتر طور پر آپ اپنا community حصہ ڈالیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: دراصل یہاں کافی سارے دوستوں نے credit کی بات کی، minorities کو تحفظ دینے اور ان کو نمائندگی دینے۔ میں 1973ء کے constitution کے ان خالقین کو یہ خراج عقیدت پیش کرتا ہوں رہبر تحریک خان عبدالولی خان کو اور ذوالفقار علی بھٹو کو کہ اس آئین کے توسط سے آج ہماری اقلیتوں کو تحفظ میسر ہے۔ ورنہ اگر یہ ہمارے اور آپ کے ہاتھ میں ہوتے اور minorities کا اپنا quota اور اپنا سلسہ نہ ہوتا تو شاید ہی ہمارے ہاتھ سے کسی کو یہ سیٹیں ملتیں۔ تو میں ایک دفعہ پھر 1973ء کے آئین کے خالقین رہبر تحریک خان عبدالولی خان کو اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے اور اس وقت کے قائد ایوان شہید ذوالفقار علی بھٹو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اچھتے پر آتے ہیں۔

وقہ سوالات، جتنے بھی سوالات ہیں ان کے محکمیں ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو ان کو اگلے سیشن کے لیے defer کیا جاتا ہے۔

توجہ دلاونڈوں، میر یونس عزیز زہری: اور جناب ثناء اللہ بلوچ ارکین اسمبلی اپنا توجہ دلاونڈوں وزیر برائے صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروائیں گے، آپ میں سے کوئی ایک توجہ دلاونڈوں پیش کریں۔

میر یونس عزیز زہری: میں وزیر برائے صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جمالا و ان میڈیکل کالج خضدار میں 300 بستریوں پر مشتمل ہسپتال کے تعمیراتی کام کو گزشتہ تین سال سے بند کرنے کی وجوہات بیان کریں۔ نیز کیا حکومت مذکورہ منصوبے کو ختم کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتی، تفصیلات فراہم کی جائیں۔

جناب چیئرمین: جی ہیاتھ کے حوالے سے کوئی۔ آج نہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور منظر تو ویسے بھی نہیں ہیں CM صاحب کے پاس یہ مکمل ہے تو اس کو بھی۔ جی۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: وزیر نہ ہوں تو یہ اس صوبے کی بقدمتی ہے کہ اس کو کبھی وزیر میں گے بھی نہیں، لیکن

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ہاؤس میں کسی مسئلے پر بحث نہ ہو۔ اگر ورزیح سخت، سخت کے معاملات سے بے خبر ہیں تو ہم ذمہ دار نمائندوں کی حیثیت سے بے خبر نہیں، جھالا و ان میڈیکل کمپلیکس ہو یا بلوچستان میں سخت کی زیبوں حالی اور بد حالی پر ہم نے توجہ دلا و نوٹس دی ہے، یونس صاحب کو اس پر بولنے دیں اُس کے بعد میں بولوں گا۔

میر یونس عزیز زہری: جناب چیئرمین! جھالا و ان میڈیکل کالج اور لورالائی میڈیکل کالج لورالائی، ان تینوں کو 2013-14 PSDP میں منظور کیا گیا اور ان کا باقاعدہ اُس گورنمنٹ نے ان تینوں میڈیکل کالجوں کی منظوری دی تھی ان پر کام بھی شروع ہو گیا۔ اس میں سے خوش قسمتی یہ ہے کہ کچھ میڈیکل کالج تربت تیار ہو کر کل اُس میں کلاسز بھی شروع ہو گئیں اور اُس کے ہائلز بھی تیار ہیں، سب کچھ تیار ہو گیا اور ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہمارے بچے اُس میں پڑھ رہے ہیں اور ہمیں اس طرح کے اور میڈیکل کالج بھی ملنے چاہیے۔ دوسری بات یہ رہ گئی لورالائی میڈیکل کالج اور جھالا و ان میڈیکل کالج خضدار، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو BAP کی گورنمنٹ ہے یہ گورنمنٹ ہمارے ساتھ جو نا انصافی کر رہی ہے کیوں کہ 255million روپے جھالا و ان میڈیکل کالج پر خرچ کر کے اب ایک letter ایک بیورو کریٹ نے بیٹھ کر اور گورنمنٹ کے انہوں نے کہ جی وہاں وہ میں پولی ٹیکنیک چل رہا ہے، اُسی میں اس کی classes جاری رکھی جائیں اور نئے 300 بستروں کا ہسپتال ہے لہذا میڈیکل کالج نہ بنایا جائے۔ جناب اسپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ اتنی نا انصافی ہے کہ ایک تو دعویٰ ہم یہ کرتے ہیں کہ جی ہم تو education کو اس حد تک لے جا رہے ہیں اور health کے لیے ہم نے یہ کر دیا ہے ابھی سردار صاحب تو اٹھ کر چلے گئے، ابھی ہماری باتیں بھی سُننے کہ سردار صاحب نے کیا کر دیا ہے۔ ابھی بھی ہمارے ڈسٹرکٹ خضدار میں 166 اسکول بند ہیں جن میں teacher نہیں ہیں، اس کے علاوہ ہمارے میڈیکل کالج، ہمارا قصور کیا ہے، جس پر 255 million روپے خرچ کر کے پھر کہتے ہیں کہ جی اس کو بند کر دو۔ تو ہم کس کے در پر جائیں کہ لورالائی کے میڈیکل کالج کو بند کر دو اور جھالا و ان کے میڈیکل کالج کو بند کر دو یہ کہاں کا انصاف ہے اور جو پولی ٹیکنیک ہے وہ ہمارا وہ میں پولی ٹیکنیک ہے اسکو چھوڑ دیں تاکہ ہم women کی وہاں classes شروع کر سکیں۔ خضدار بلوچستان کا center ہے جس میں 13 districts کو own کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ اس پر مہربانی کر کے، ظہور صاحب آپ بیٹھ ہوئے ہیں فناں سے آپ کا تعلق ہے، ابھی بھی آپ لوگوں نے 15 کروڑ روپے اس کے لیے رکھے ہیں اور ٹھیکیداروں کو اس کی payment بھی کر دی ہے۔ ابھی یہ

کہہ رہے ہیں کہ جی ٹھکیڈاروں سے پیسے واپس لیئے جائیں، ایک کے ساتھ آپ نے ایگر یمنٹ کیا ہے پیسے خرچ کر دیئے ہیں اور 200 ایکٹرز میں اس کے لیے مختص کی گئی ہے اور اب کہتے ہیں کہ جی اس کو cancel کر کے خضدار کو میدیہ یکل کالج نہ دیا جائے اور بخدا آپ آ کر جناب! گورنمنٹ کے ہمارے جتنے بھی دوست بدیٹھے ہوئے ہیں آپ خضدار آ کر ایک دفعہ دیکھ لیں کہ جس طرح میدیہ یکل کالج کی classes وہاں ہیں hostel میں ایک ایک کرے میں دس دس بندے رہ رہے ہیں۔ ہم کہاں جائیں جناب اسٹیکر! اس طرح کاظم ہمارے ساتھ نہ کیا جائے کہ جھالا و ان کو لوار الائی کوکاٹ کراپنے اُس میں لے جائیں۔ پھر یہ دعویٰ نہ کریں، اتنے ہمارے سامنے بڑا دعویٰ نہیں کریں۔

جناب چیئرمین: یونس جان! اگر اس پر ہم ایک رولنگ دے دیں۔

میر یونس عزیز زہری: خضدار کی آبادی کو اگر دیکھا جائے تو hospital bedded 300 یہ سب کو یکجا کر کے یہ لوگ کر رہے ہیں، ان سے کہیں کہ ہمارے ساتھ اتنا ظلم نہ کریں۔ آپ اس پر رولنگ دے دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں۔

میر یونس عزیز زہری: ایک صبور کا کڑ ہے اور ایک چیف سیکرٹری، اُسکی حیثیت کیا ہے، وہ جا کر report دے رہا ہے کہ جی ان کو cancel کر دو۔

جناب چیئرمین: یونس جان آپ تشریف رکھیں اس پر رولنگ دیتے ہیں، اس پر۔۔۔

میر یونس عزیز زہری: ٹھیک ہے جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس پر۔۔۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب! میں آپ کو factually date wise record کے مطابق بتاؤں گا، آپ کو رولنگ دینے میں آسانی ہوگی۔ جناب والا! جس طرح میرے دوست یونس بھائی نے کہا کہ 2013-14 میں صحت کی بدترین صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ طے کر دیا گیا کہ بلوچستان میں تین میدیہ یکل کالج بنیں گے، تاکہ بلوچستان میں جو doctor patient ratio ہے وہ اس وقت افریقہ اور افغانستان سے بھی بدتر ہے۔ یعنی بلوچستان میں اس وقت تقریباً جو health scenario ہے 2018ء کے health data report کے مطابق، یعنی دس ہزار افراد کے لیے دو ڈاکٹر available ہیں۔ بلوچستان کی صورتحال اسی طرح ہے جناب والا! کہ چھ سے سات ہزار افراد کے لیے ایک ڈاکٹر available ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ health کی سہولتیں میسر نہیں ہیں، health

infrastructure نہیں ہے، جب 2013ء میں یہ PSDP میں ڈالے ایک کالج کیونکہ وزیر اعلیٰ صاحب ڈاکٹر عبدالمالک تھے انہوں نے اپنے ضلع کا وہ expedite release کیا، فنڈ کو release کیا وہ دوسال میں مکمل ہو گیا۔ نہیں جناب چیئرمین! ہم ایسے بے کار چیزوں کو لانا نہیں چاہتے کوئی یور و کریٹ سنتا نہیں ہے یہ آپ نے ہاؤس میں سنتا ہے۔ پہلے میں آپ کو بتاؤں گا کہ غلطی کہاں ہوئی ہے، پھر اُس کے بعد 250 PMDC کیونکہ ایک میڈیکل کالج کی ایک bedded hospital requirements ہوتی ہیں national 300-250 bedded hospital approve کے لیے کہ وہ کم از کم teaching staff کے اُس میں پروفیسرز ہوں، and international standard کے لیے propose کیا گیا، ایک خضدار میں propose کیا گیا اسکے لیے مد نظر رکھتے ہوئے ایک اور الائی میں propose کیا گیا، اس حکومت کے آنے سے پہلے یہ باقاعدہ جھالا و ان میڈیکل پسیے رکھے گے Project Director رکھا گیا، اس حکومت کے آنے سے پہلے یہ حکومت آئی جوشیر کی کالج کے دو سے تین ارب روپے کے میڈر ہوئے، ٹھیکیڈار کام شروع کرنے والے تھے کہ یہ حکومت آئی جوشیر کی حکومت جس کو آپ کہتے ہیں، جس کے لیے ابھی صحیح سے تعریفوں کے مل باندھے جا رہے ہیں اور بد قسمت حکومت ہے، بلوچستان میں تین سالوں میں تعلیم کے شعبے میں ایک روپیہ خرچ نہیں ہوا سردار یار محمد رند صاحب نے ابھی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں، جناب والا! تین سال سے تعلیم کے تمام منصوبے بیک جبش قلم بند کر دیئے گئے، اربوں روپے کا فنڈ جو PSDP میں تعلیم کے شعبے کے لیے تھا وہ فریز کر دیا گیا۔ اور یہ جو جھالا و ان میڈیکل کمپلیکس یہ تو ذاتی عناد ہے، یہ اُس علاقے کے حوالے سے دشمنی ہے، یہ مرے پاس letter ہے یہ تاریخ ہے اس کی 4 مارچ 2021ء، اس میں حکومت خود یہ تسلیم کرتی ہے لیکن جناب والا! یہ اس کا Para No.2 ہے، اس میں خود یہ کہتے ہیں کہ، Health and Project Directorate must assess the minimum requirement for establishment of provision of accomodation facilities and remaining 250 bedded teaching hospital which is essential for recognition with PMDC ، A new Hospital Plan PC-1 PC-1 میں، نیا plan بنا کیں، وہ زمین دوسرا یکڑ ہے وہ سرکار کو دے دیں، نئی زمین کسی اور جگہ پر دیکھ لیں۔ جناب والا! ساری چیزیں ہو گئیں، آپ خضدار کے لوگوں کے ساتھ نہیں بلکہ بلوچستان۔۔۔

جناب چیئرمین: شناور یکھیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: نہیں سر! دیکھیں رولنگ یہ ہوگی، اگر آپ رولنگ دیں گے کہ جو پچھلی حکومت نے پچھلی cabinet نے وہ بھی ہمارے دوست تھے انہوں نے جو فیصلے کیے تھے اس Cabinet کو یقیناً نہیں کہ یہ بار بار۔۔۔

جناب چیرمن: ثناء! آپ مجھے رولنگ تو دینے دیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: سر! دیکھیں آپ نے رولنگ دینی ہے کہ جلد از جلد دو مہینے کے اندر جھالا و ان میڈیا کمپلیکس کا کام جو ہے۔۔۔

جناب چیرمن: اس سلسلے میں میرے خیال میں ابجند کے کوآگے بڑھاتے ہیں، نہیں مختصر کرتے ہیں ظہور جان۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر مکملہ خزانہ): چیرمن صاحب! جو باتیں انہوں نے کیں، ان میں صداقت نہیں ہے، اُس میں facts کچھ اور ہیں، جناب چیرمن! میں اس موقع سے فائدہ اٹھا کر خلیل جارج صاحب کو اور مولانا عزیز اللہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ دونوں اپنی ماہراں input اسی میڈیا کل کا لجز کا ذکر تاکہ بلوچستان کے عوام کو فائدہ ملے۔ جناب اسپیکر! جس طرح ہمارے دوستوں نے جن تین میڈیا کل کا لجز کا ذکر کیا ہے جو پچھلی حکومت نے شروع کیے تھے ان کے حوالے سے بات کی۔ اُنکی بات اپنی جگہ شاید یا ان کو معلومات نہ ہوں یا کسی حوالے سے وہ بات کر رہے ہیں یہاں جناب اسپیکر! اس حکومت نے جو تین establishing medical colleges ہیں اُن میں جو تربت والا ہے اُس کو وہ hospital وہ بھی منظور ہو گیا ہے جو باقی دو ہیں اُن کے incorporated hospital plus medical college already۔ اس حکومت نے آتے ہی PMDC کو کہا ہے کہ آپ اس کو recognize کریں کیونکہ یہ میڈیا کل کا لج بغير recognition کے نہیں چل سکتے اور جو ڈاکٹر زہاں پیدا ہوں گے ان کی ڈگریاں وہ valid نہیں ہوں گی۔ تو اس حوالے سے اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے نہ حکومت نے کوئی ایسا plan کیا ہے کہ ان کو کوئی roll back کرے گا بلکہ تینوں میڈیا کل کا لجز تین سال سے وہاں پڑھائی جاری ہے اور تقریباً چھ سو کے قریب بچوں ابھی وہاں زیر تعلیم ہیں۔ تو وہ ہماری priority ہے اور ہم انشاء اللہ اس کو مکمل کریں گے۔ اس کے علاوہ۔۔۔ مجھے بات مکمل ہونے دیں۔

جناب چیرمن: میرے خیال میں ظہور جان۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: میرے تعلیم یافتہ وزیر صاحب مجھے بتائیں کہ facts کیا ہوتے ہیں، Lettter

بات کرتا ہوں facts کے ساتھ کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر مکملہ خزانہ: جناب اپنیکر! دیکھیں کہ بنده بات کر رہا ہوتا ہے تو اغراقیات یہ کہ اُس کی بات کو مکمل ہونے دیں پھر آپ بات کریں۔

جناب چیئرمین: شاء آپ ایک منٹ ظہور جان کو دے دیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: آپ مجھے کہہ دیں کہ یہ جعلی لیٹر ہے میں تسلیم کر لوں گا۔

وزیر مکملہ خزانہ: دیکھیں ہر میڈیکل کالج کی سب سے بڑی بات اُس کی recognition ہوتی ہے، اُس کے لیے کوئی 300 bedded hospital کو چاہیے ہوتا ہے، اب ہماری حکومت نے کوئی آٹھ teaching DHQ Hospitals کیا ہے، جس میں خضدار، تربت اور لورالائی بھی ہے۔ مقصد ان کا یہ تھا کہ اگر ان کو teaching hospital declare کریں گے تاکہ PMDC جو اُس کو recognize کرے، اس کے علاوہ جو PMDC کا recent visit ہوا ہے بلوچستان گورنمنٹ نے جتنی بھی اُن کی requirements تھیں اُن کو پورا کر دیا ہے۔ اور جہاں تک 1-IPC اور باقی معاملات ہیں، دیکھیں وہ rollback ہیں ہوئے، اُس پر کام جاری ہے اور اُس کو ہم مزید expedite کر رہے ہیں۔ ابھی ہم نے جو ایک پاس کیا ہے اُس میں ہم نے mandatory قرار دیا ہے کہ جو اسکیم reflected ہوگی 33% گورنمنٹ bound ہے وہ ہر سال اُس کی allocation کر کے گی۔ اس کا مطلب ہے جتنی بھی ہماری pending اسکیمات ہیں وہ ہر سال اُس کی allocation کر کے گی۔ اس کا مکمل ہو جائیں گی۔ تو میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو مطمئن کرنا چاہتا ہوں کہ آپ بے فکر ہیں، تسلی رکھیں، اگر کوئی issue ہے آپ آجائیں P&D میں بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ کے solve issues کو کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکر یہ۔ اس پر میں آخری بات کرتا ہوں، اس ایجنسٹ کے windup کرتے ہیں۔ یونس جان میں آتا ہوں۔۔۔ (مدخلت)

میر یوسف عزیز زہری: جناب چیئرمین! آپ وزیر صاحب سے پوچھ لیں کہ یہ ڈھائی سال سے یہ وہاں ایک ایٹ رکھی گئی ہے۔ آپ اتنا دعویٰ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: یونس جان! صحیح ہے آپ بیٹھ جائیں مجھے سن لیں۔ جمالاوان میڈیکل کالج اور لورالائی P & D health department میڈیکل سے متعلق یہ رولنگ دی جاتی ہے کہ

Department 31 مارچ 2021 سے پہلے مکمل تحریری رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

جناب چیئرمین: چونکہ واحد صدیقی صاحب چھٹی پر ہیں لہذا ان کی توجہ داؤنلوڈ کو اگلی اسمبلی نشست کے لئے مؤخر کیا جاتا ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: اس حکومت کے آنے کے بعد کیا کام ہوئے ہیں اور کیا نہیں ہوئے ہیں، تفصیلات بھی۔

جناب چیئرمین: یہ بات final ہو گئی ہے ابھی سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب نے خجی مصروفیات کے بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب ثناء اللہ زہری صاحب نے خجی مصروفیات کی بنا روایاں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور کی جاتی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار سرفراز چاکر ڈوکی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کے بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر عمر خان جمالی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میرزادہ علی ریکی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی: نوابزادہ گہرام بگٹی صاحب نے خجی مصروفیات کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی: جناب نصراللہ خان زیرے صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی: جناب قادر علی نائل صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی: مکھی شام لال صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی: محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ نے ناسازی طبیعت کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی: محترمہ باو خلیل صاحبہ نے خجی مصروفیات کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب چیئرمین: اس سے پہلے کہ ہم اجنبذہ نمبر 5 پر آ جائیں۔ جو وزراء صاحبان باہر اتحاج پر بیٹھے ہوئے ٹیکپروں سے ملے ہیں اور ان سے جو حال وحوال ہوئی ہیں اُس سے متعلق ہاؤس کو report دیں۔

وزیر یحکمہ زراعت و کاؤپریٹوں: جناب چیئرمین صاحب! میں ظہور صاحب اور Home Minister صاحب، ہم گئے تھے اُنکے جو مطالبات تھے بالکل برحق تھے حقیقت پر مبنی تھے۔ اُنکے جو مسائل تھے ان پر بھی بات ہوئی لیکن وہ یہ چاہتے تھے کہ ”ہمیں ابھی sign کر کے دے دیں“، ہم نے کہا ایک قانونی طریقہ کا رہوتا

ہے آج بھی ہم نے cabinet میں یہ بات کی تھی ان کے permanent ہونے کی ہمارے یہاں Bills پیش ہو رہے ہیں ہماری اسمبلی کا اجلاس تھا اور وہ اسکا agenda تھا اس کا نمبر نہیں آیا اور باقی جو ایجنڈا رہ گیا تھا ہم نے کہا کہ next ہمارے cabinet کی میٹنگ ہو گی اس میں یہ ایجنڈا بھی اٹھایا جائے گا اور اس میں ہم انکو permanent کرنے کا جو حق ہے برحق ہے یہ نہیں کہ یہ ناجائز مطالبہ ہے۔ ہم نے اس پر بہت کوشش کی کہ انکو اس پر satisfy کریں اور ان سے یہ کہیں کہ ہمیں تھوڑا سا time دیں کہ یہ جو next cabinet ہو گی یہ cabinet کے through ہوتا ہے۔ یہ نہ میرے ہاتھ میں ہے نہ ظہور صاحب نہ لا گو صاحب کے۔ تو اس پر ہم نے بہت کوشش کی، ایک تو ہم نے بہت کوشش کی ان سے یہ مذکورات ہم کامیاب کر کے اور انکو یہ کہہ دیں کہ آپ ہماری مائیں ہیں ہماری نہیں ہیں موسم بھی ٹھیک نہیں ہے تکلیف ہے۔ تو وہ ہماری کوئی بات مانے کیلئے تیار نہیں تھے اور ہم نے ان سے کہا کہ آپ لوگ ایک کمیٹی بنائیں کمیٹی ہمارے پاس آئے ہم بیٹھ جائیں گے ہم آپ کو وہ زبان دیتے ہیں اس زبان کے تحت ہم آپ کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کر لیں گے۔ لیکن وہ نہیں مان رہے تھے ہم نے آدھے گھنٹے تک ان کے ساتھ بحث و مباحثہ کے بعد ابھی ہم آگئے ہیں ابھی ہم اپوزیشن کے دوستوں سے بھی Request کرتے ہیں یہاں پر ہم اپنے ٹریزیری پیچھے سے بھی Request کرتے ہیں کہ انکو جو ہے یہ کہہ دیں ان کو باور کر دیں، ہم ان کا مطالبہ حل کر دیں گے گورنمنٹ اس پر بیٹھے گی جو ہمارے آنے والا کینٹ ہے ہم نے تو 25 تاریخ کو ان کو decide کیا تھا کہ کرنا ہے اگر پچیس کو ہوا تو اُسی میں رکھیں گے اگر اس کے ساتھ چار پانچ دن delay ہو گیا ہے کینٹ تو اُسی میں ہم رکھ دیں گے اور اس کو حل کرنے کی ہم ان کو یقین دہانی کرتے ہیں کہ انکو حل کریں گے۔

جناب چیرمن: عرض سن لیں ابھی ہمارے قابل احترام ذمہ دار وزراء صاحبان ان کے پاس گئے ہیں ان سے detail میں نشست کی تمام معاملات پر بات ہوئی اور ہاؤس میں ریکارڈ پر زمرک خان پورے ہاؤس کو بتا رہے ہیں کہ ہم نے انکے ساتھ commitment کی ہے کہ ہمارے ایجنڈے میں ہے کہ ہم ان کو regularize کریں گے۔ اور جو بھی ان کے مسئلے مسائل ہیں Cabinet through ان کو حل کریں گے کیونکہ آج لمبا ایجنڈا تھا کینٹ کا تو اُس میں اس ایجنڈے پر بات نہیں ہوئی next پچیس کو یا پچیس کے آس پاس تین چار دن آگے پیچھے جب بھی کینٹ کی میٹنگ ہو گی ضرور ہم اس کو حل کریں گے۔ تو چونکہ حکومت کی طرف سے تو ہمارے وزراء صاحبان ان کے پاس گئے ابھی آپ اپوزیشن کے دوستوں سے یہ Request ہے کہ آپ جائیں بات کر لیں اور یہ جو commitment آپ کے سامنے زمرک خان نے

بات کی آپ اس کا حوالہ دے دیں۔ خدا نخواستہ پھیں تاریخ بھی دور نہیں ہے اور نہ ہی پھیں تاریخ تک خدا نخواستہ یہ اسمبلی نہیں رہے گی پھر ایک دوسرے کے ساتھ اس پر بات کریں گے۔ تو آپ دوستوں سے یہ ریکوئیٹ ہے کہ آپ جا کے اس behalf commitment کی پر بات کر لیں۔ بارش ہو رہی ہے ہماری بچیاں ہیں ہماری بہنیں ہیں ان حالات میں اگر وہ اپنا احتجاج جاری رکھیں گی تو میرے خیال میں نہ ہماری روایات ہمیں اجازت دیتی ہے اور نہ ہی ہمارے اقدار ہمیں اجازت دیتے ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب چیئرمین صاحب! اس سے پہلے جیسے کہ میں نے فرمایا کہ اٹھارہ تاریخ کو شام کو جب میری فلاٹ آئی اسلام آباد سے تو مجھے پتہ چلا کہ اُس دن بھی موسم زیادہ بگڑا ہوا تھا اٹھارہ تاریخ کی شام کوئی ایم سیکرٹریٹ کے چوک پر یہ اپنے معصوم بچوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔ تو یہ اُنکے کچھ مرد حضرات کچھ خواتین حضرات اُنکے بچے۔ تو میں ذاتی طور پر گیاز میں پراؤں کے ساتھ بیٹھا رہا۔ دو سے تین گھنٹے تک اُن سے بات چیت کی۔ کیونکہ سب کا تعلق ہمارے اور آپ کے ملاقوں سے ہے اور یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ میں وہاں سے اپنی گاڑی گزار بھی سلتا تھا انکل بھی سلتا تھا۔ میں جب ان کے ساتھ بیٹھا بات چیت کی کوئی آدھے گھنٹے کے بعد جناب جمیلس محترم کامران مُلا خیل صاحب بھی وہاں پر پہنچ تو اس کے بعد انتظامیہ ساری بلوچستان حکومت کی جو ڈپٹی کمشنر نے نمائندے وغیرہ بھیج دیئے۔ اب یوں کیشن ڈیپارٹمنٹ کے وہ نمائندے بھی وہاں پر پہنچ گئے۔ تو وہاں پر کوئی ایک گھنٹہ مسلسل مذاکرات کے بعد جناب جمیلس کامران مُلا خیل صاحب تھا اُن کو بڑی منتظر کیں کہ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اسی دوران کوئی ایک سمری بن کے آگئی۔ جس پر یہ لکھ دیا گیا تھا کہ بائیس تاریخ کو کیبنٹ کے اجنبیز میں آپ کا مسئلہ زیر بحث بھی لا یا جائے گا اور اس پر فیصلہ بھی ہوگا۔ اس یقین دہانی پر وہاں کی چوک سے اُس وقت اُٹھنے پر تیار نہیں ہوئے۔ تو پھر میں نے اُنکو ذاتی طور پر کہا حالانکہ یہ میرا کام نہیں تھا۔ مجھے صرف یہ تھا کہ اُس وقت جس پر بیانی سے وہ دوچار تھے۔ یا تو ہم بھی اُنکے ساتھ ساری رات بیٹھتے۔ تو اس یقین دہانی پر وہ اُس وقت انہوں نے اپنا احتجاج ختم کیا کہ بائیس تاریخ کو کیبنٹ جو ہے اُنکے حق میں فیصلہ دے گی۔ میں سرا بھی آرہا ہوں میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب چیئرمین: ثناء صاحب اس کو lengthy نہ کریں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: دیکھیں! lengthy نہیں کر رہا ہوں۔ آپ کتنی دفعہ لوگوں کے ساتھ زبان کریں گے؟۔ ہم لوگوں کے ساتھ کتنی بار جا کر کے زبان کریں اُن کو اسمبلی کے سامنے سے اٹھائیں۔ ابھی میں اسکا حل بتاتا ہوں آپ کو۔ میرے محترم دوست زمرک صاحب چلے گئے شاید بیٹھے ہیں۔ دیکھیں چیف منسٹر صاحب کے

پاس executive powers ہیں۔

جناب چیئرمین: جی۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: یہ بیان چیف منسٹر صاحب کی جانب سے آنا چاہئے۔ دیکھیں صوبہ کو آپریٹ کرنے کے لئے اگر آپ میں اعتماد ہے آپ کے پاس اختیار ہے کیبنت کے تمام دوستوں کی رضا مندی اس میں شامل ہے چیف منسٹر صاحب کے ایک ایگزیکٹو آڈر کے تحت۔۔۔

جناب چیئرمین: ثناء آپ عرض سن لیں۔ یقیناً ہم سب کو اس بات کا احساس ہے کہ ہماری بچیاں ہماری بینیں اس بارش میں اس سردی میں روڑ پر بیٹھی ہیں کسی کے گود میں بچہ بھی ہے کوئی کس حالت میں ہے تو یہ تو میرے خیال میں اپوزیشن کو ایک لحاظ سے کریڈٹ ملے گا اس بات پر کہ آج اپوزیشن حکومت کی behalf پر Floor of the House پر ادھر جا کے بات کر لے۔ کہ حکومت کے قابل احترام وزراء صاحبان نے ہم اس کو ہمیں ایک یقین دہانی کرائی ہے کہ next پانچ سے چھ دنوں میں کیبنت کی میٹنگ ہوگی اور اس میں ہم اس کو لازمی حل کریں گے۔ تو میرے خیال میں اس میں تو آپ کو یہ ایک لحاظ سے اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے کہ آج آپ کے کہنے پر جا کے اُن کو تسلی دلا کے اُنکو ادھر سے باعزت طریقے سے اٹھوادیں۔

میراختر حسین لالگو: جناب اپنیکر۔

جناب چیئرمین: جی۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب چیئرمین: آج آپ جس چیئر پر بیٹھے ہیں وہ Custodian ہوتا ہے اور وہ سننے کے لئے ہوتا ہے۔ اُس پر بولکم جاتا ہے سُناز یادہ جاتا ہے۔ یہ مری آپ سے request ہے کہ دو منٹ اگر آپ ہمیں سُن لیں۔ جناب چیئرمین! ہم اس لئے جانے سے کترا رہے ہیں آپ کے سامنے تھا۔ بی ڈی اے کے ملازمین کا جب یہ اسمبلی form ہوئی تھی اُس وقت شروع کے اجلاؤں کی آپ کا روائی کمال لیں۔ بی ڈی اے کے ملازمین کے حوالے سے بات چیت ہوتی رہی ہے۔ بیباں پر احتجاج ہوئے ہیں گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ معاملات ہوئے ہیں۔ بار بار یقین دہانیاں کرائی گئی ہیں۔ ہم دوست اپوزیشن کے اور ٹریئری پیپر کے دوست اکٹھے گئے ہیں اُن سے ملے ہیں اکٹھے مل کر کے اُن کو یقین دہانیاں کرائی ہیں۔ بی ڈی اے کے ملازمین کا مسئلہ آج دن تک لٹکا ہوا ہے۔ یہ مسئلہ بھی جون سے اُن کی تخواہیں بند ہیں۔ اساتذہ کی۔ اُس کے بعد پچھلے سیشن میں بھی یہاں پر discussions ہوئی تھیں۔ سردار یار محمد صاحب ابھی اُٹھ کے چلے گئے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ File, Summary سب کچھ C.M. table پر پڑا ہوا

ہے۔ وہ Summary اسکی تک نہیں آئی ہے۔ اُس کے بعد اسکی تین، چار مہینوں سے یہ جواحتج اُن کا چل رہا ہے اس میں زمرک بھائی بھی گواہ ہوں گے اس کے کہ ہم بار بار اپوزیشن اور ٹریڈری پیشگز کے دوست مل کر کے اُن کے پاس آپ کے دروازے پر گئے ہیں۔ مل کے ہم نے اُن سے requests کی ہے۔ مل کے ہم نے اُن کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی ہے حکومت کی طرف سے۔ ہم نے اور حکومت نے مل کر مشترک کر دیا کویقین دہانی کروائی ہے لیکن آج دن تک جب یہاں سے صرف ہم یہ تمام کارروائی یہ تمام exercise اس لئے کرتے ہیں کہ اسمبلی کے گیٹ سے اٹھ کے لوگ گھروں کو چلے جائیں۔ اُس کے بعد ہم اُن کے جتنے کاغذات ہیں یا جو وعدے وعید ہیں اُن کو لپیٹ کے رڑی کی ٹوکری میں ڈال دیتے ہیں۔ جناب والا! اُس کے بعد ہم اُن پر کوئی کارروائی نہیں کرتے ہیں ہم اُن پر کوئی action نہیں لیتے ہیں۔ جناب والا students کا مسئلہ آپ کے سامنے ہے کئی مرتبہ ایک دن تو میں اور ظہور صاحب اسمبلی اجلاس سے فارغ ہو کے دونوں اکیلے اُن کے پاس گئے کوئی ایک ڈیڑھ گھنٹہ ہم اُن کے ساتھ مغزماری کرتے رہے۔ ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد ان کویقین دہانی کروائی لیکن اُس کے بعد بھی وہ معاملہ اسی طرح لکھتا رہا۔

جناب چیرمین: نہیں وہ معاملہ تحل ہو گیا students کا۔

میرا ختر حسین لانگو: یہ چیزیں جناب والا ایڈہاک ازم کو، مہربانی کر لیں میری حکومت کے تمام دوستوں سے گزارش ہے کہ ایڈہاک ازم کی اس پالیسی کو مہربانی کر کے ترک کر لیں۔ آج حکومت بیٹھی ہے اپوزیشن کے دوست بیٹھے ہیں۔ آپ chair کر رہے ہیں آج ایک فیصلہ کر لے کہ ہاں یاناں میں دیں تاکہ ہم اُن کو جواب دیں کہ جی آپ کا مسئلہ حل ہو ہی نہیں سکتا۔ یا تو پھر ایک اخلاقی مظاہرہ گورنمنٹ کرے تاکہ ہم اُن کو بول دیں کہ جی آپ اتنا عرصہ صبر کر لیں آپ کا مسئلہ حل ہو گا۔ یہ بار بار جناب والا معزز اراکین وہاں جا کے وعدے کرنے سے کرتا ہے ہم اپوزیشن والے بھی کرتا ہے آس طرف کے جو دوست ہیں وہ بھی کرتا ہے ہیں کیوں کہ وعدے کر کے جب ہم والیں آتے ہیں تو وہ وعدے وعید نہیں ہوتے ہیں جناب والا۔

جناب چیرمین: جی زمرک خان:-

وزیر حکومت زراعت و کاؤپریوائز: ہمارے بھائی ہیں سارے، شاء صاحب ہیں اختر صاحب ہیں۔ میں اتنا کہتا ہوں کہ دیکھو ہم نے مل جل کر ان مسئللوں کو حل کرنا ہے۔ کچھ ایسے مسائل مشکلات ہوتے ہیں گورنمنٹ کے لیے بھی کوئی power ہوتی ہے اُس کو کبھی Chief Minister, President, Prime Minister استعمال بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ 302 کا اختیار ہے لیکن آج تک پاکستان کی تاریخ میں بتائیں کہ

کسی قتل کے مجرم کو انہوں نے معاف کیا ہے اور President کے پاس اس کے اختیارات ہیں۔ کچھ ایسی آسامیاں جو grade 16, grade 17, grade 17 تک Chief Minister لگاسکتے ہیں۔ پچھلے دور میں لگائے وہ کورٹ نے نکال دیے۔ ان کے پاس اختیارات ہیں لیکن اس طرح کے اختیارات اگر وہ استعمال کرتے ہیں شاید وہ کورٹ میں واپس اس کو ختم کر دیں۔ میں ان کو یہ کہتا ہوں کہ next cabinet meeting میں ہم ان کا مسئلہ رکھیں گے۔ میں خود ان سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں سامنے ان کو یہ کہوں گا کہ یہ حل ہو گیا اگر نہیں ہوا تو میں ان کے ساتھ وہاں جا کے بیٹھ جاؤں گا۔ اتنا تو میں کہہ سکتا ہوں ابھی اگر وہ اختیارات استعمال نہیں کر سکتے ہیں۔ ہماری جو cabinet ہماری جو cabinet 25 کو آ رہی ہے، 28 کو یا 30 مارچ کو آ رہی ہے۔ ہمیں اس پر یہ کرنا ہے۔ یہ ہمارے نئے ہیں، ہماری نہیں ہیں مائن ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ جائیں گے ہم آپ کے سامنے بات کریں گے ان کے ساتھ۔

جناب چیئرمین: شکریہ زمرک خان میرے خیال سے آپ کی یہ بات کافی ہے۔ ملک سکندر صاحب آپ سے بحیثیت اپوزیشن لیڈر request ہے کہ آپ اور شاء اور اپوزیشن کے تین، چار سینئر زساتھی بے شک زمرک خان اور حکومت سے بھی ایک دوساتھی آپ کے ساتھ جائیں گے کم سے کم ہماری یہ بچیاں، ہماری یہ نہیں باعزت طریقے سے آج یہاں سے اپنی گھروں کو چلی جائیں۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔

ملک سکندر خان ایڈو کیٹ (قادہ حذب اختلاف): میں یقیناً آپ کی اس خلوص کو داد دیتا ہوں، اور اس مسئلے کو حل کرنے میں آپ کی دلچسپی کو داد دیتا ہوں۔ جو ساتھی گئے ہیں یقیناً انہوں نے بھی اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہو گی۔ لیکن ہمارے ساتھیوں نے آپ کے سامنے جو بات رکھی وہ بالکل crystal clear ہے کہ ہمیں اعتماد نہیں ہے تو پھر ان کو ہم کیا اعتماد دلائیں۔ سوال تو یہ ہے کہ اگر ہمیں یہ یقین ہو جائے کہ جی یہ کام ہو گا اور جو انہوں نے بات کہی ہے جو رکھی ہے ہماری طرف سے کہ جی وہاں سے یہ کہا جائے کہ اس تاریخ کو آپ کا مسئلہ yes or no میں حل ہو جائے گا۔ یا ابھی no میں حل کر دیں let them جو بھی وہ کرنا چاہیں لیکن اب ہم جا کے کیا کہیں۔ ہم تو کچھ بھی نہیں کر سکتے نہ کچھ کہہ سکتے ہیں۔ نہ ہم یقین دہانی کر سکتے ہیں۔ میں اس کو set ٹریک کرتا ہوں کہ آپ ایک رو لگ دیں آج 22 تاریخ ہے 24 کو اسی میل کا دوبارہ اجلاس ہے آپ یہ کہہ دیں کہ جی 24 تک اگر ان کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ یا آپ جو بھی تاریخ رکھیں یہ ہم جا کر کہیں گے کہ چیئرمین صاحب نے یہ order کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب اس میں cabinet involve ہے یہ مسئلہ cabinet کا ہے۔ اس

طرح کے مسئلے کی قانونی پیچیدگیاں بھی آپ سمجھتے ہو طریقہ کارکھی میرے خیال میں ہم سے بہتر آپ کو معلوم ہے تو جو مسئلہ cabinet سے تعلق رکھتا ہے تو وہ cabinet میں ہی حل ہو گا۔ ابھی جب آپ کو floor پر وزرا صاحبان یقین دہانی کر رہے ہیں تو میرے خیال میں اس پر ۔۔۔۔۔

قامد حزب اختلاف: cabinet تو دوسری جگہ سے نہیں آئے گی جناب چیئرمین صاحب یہی cabinet ہے جو آپ کے سامنے ہیں۔ آپ رولنگ دیں آپ کی رولنگ کو لے کر ہم جا کر ان کو کہیں گے کہ چیئرمین صاحب نے یہ رولنگ دی ہے اُس وقت تک آپ چلے جائیں۔ یہ ہم کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: next cabinet تک آپ ان کو بتا دیں۔ جو بھی date cabinet کا آئے گا اُسی کے مطابق یہ حل ہو گا۔ cabinet کی meeting میں زیادہ سے زیادہ 15 دن لگ سکتے ہیں۔ cabinet کے اجلاس تو معمول کے مطابق ہوتے ہیں۔

قامد حزب اختلاف: کبھی دو مہینے میں نہیں ہوتا، کبھی مہینے کے بعد ہوتا ہے یہ حساس مسئلے ہے۔ اور اس حساس مسئلے میں ہم یقیناً چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بھی وہاں سے اٹھ جائیں اور ان کو بھی سوچنے کا موقع ملے آپ ایک definate date دیں اُس date پر ہم یہ ساختی جائیں گے کہ جی چیئرمین صاحب نے رولنگ پاس کی ہے اُس رولنگ کی ہم عزت کرتے ہیں اور آپ لوگ بھی اس کی عزت کریں۔ آپ دے دیں 26 کو دے دیں یا 28 کا دے دیں یہ مہربانی کریں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب cabinet کی meeting کا date تو میں نہیں دے سکتا کہ کس date cabinet meeting کو ہو گی۔ البتہ اپنے حکومتی وزراء کے behalf پر اس کے commitment میں میں یہ رولنگ دے سکتا ہوں کہ next cabinet میں ان کا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا آپ براہ مہربانی ان کے پاس جائیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب چیئرمین آپ کے توسط سے میں اپنے cabinet کے دوستوں کو حکومت کے دوستوں کو ایک چھوٹی سی تجویز دوں گا۔ جس طرح ہم پورا سال اضافی اخراجات کرتے ہیں اربوں روپے پھر اسمبلی میں لا کے کوئی منظوری لیتے ہیں۔ اسی طرح وزیر اعلیٰ صاحب کو ایسے حالات میں فیصلے کرنے کا اختیار ہے۔ بعد میں اُس کی منظوری وہ اپنے cabinet سے لے سکتے ہیں۔ آج ابھی ایک دستخط سے وہ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں جو سمری ان کو گئی ہے۔ کہ It is an approved subject for approval from the cabinet 15 منٹ میں میں حل کر دوں گا۔ وہ اُس کا WhatsApp پر فوٹو لے کر ابھی بھجوادیں یہ مسئلہ

دیکھیں جب بعد میں cabinet کا اجلاس ہوگا پھر اُس میں تفصیلی بجٹ ہو جائے اگر cabinet نے اُس وقت انکار کر دیا بھی وہ الگ بات ہے۔ آپ approval دیں۔ یہ جھوٹی پھیلائے اُن کو یہاں سے واپس بھینے کا نہیں ہے۔

جناب چیرمن: جی سردار صاحب!

وزیرِ حکومت خوراک و بہود آبادی): جیسے شاء صاحب فرمائے ہیں ایسے نہیں ہو سکتا ہے۔ sir باضابطہ سپریم کورٹ کی ایک آئی ہے۔ پہلے Chief Minister decision government خود کر لیتے تھے۔ یہ mean cabinet means chief minister ہوتا تھا۔ سپریم کورٹ کی رو لگ آگئی ہے اس پر کہ cabinet وکیل ہیں۔ آپ دے سکتے ہیں نہ ہم دے سکتے ہیں جب تک کہ senior commitment کے پاس اختیار نہیں ہے۔ یہ سکندر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ایک meeting نہیں ہو گی۔ اور اسمبلی کے پاس جناب چیرمن صاحب کوئی اس قسم کا اختیار نہیں ہے کہ ایک direct prerogative cabinet meeting کرے کہ فلاںی تاریخ کو cabinet meeting بلاؤ۔ یہ گورنمنٹ کا۔ آج آپ دیکھ لیں، اس پر dicision آئی ہوئی ہے شاء صاحب کو گورنمنٹ mean cabinet not commitment ہے کہ ہمارے honorable senior minister CM تو عرض یہ ہے کہ ہمارے cabinet میں ہم اس مسئلے پر discussion کریں گے۔ اس کو منظور کرتی ہے یا نہیں کرتی ہے یا اس میں کوئی amendment لاتی ہے یہ cabinet کی powers ہے۔ تو یہاں پر جتنے بھی ہم ministers بیٹھے ہوئے ہیں یہ کوئی بھی commitment نہیں دے سکتا۔ ہاں دیکھیں! یہ صرف اپوزیشن کی پیشیاں یا اپوزیشن کے تو وہ رزو نہیں ہے یا اُن کی قوم سے تو نہیں ہے یہ تو پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ اس میں ہمیں بھی تکلیف ہو رہی ہے

میرے بارکھان کے لوگ آئے ہوئے ہیں ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ پانچ سو کلو میٹر دور سے ادھر آئے ہیں بھی کر رہے ہیں کھانا بھی انہوں نے کھانا ہے اور غریب ہیں اور ان کی تنخوا ہیں نہیں ہیں۔ یہ ٹھیک ہے hotling burning issue commitment دے دی میں commitment دیتا ہوں کہ آپ چلے جائیں۔ ہم request کرتے ہیں ہماری بات وہ نہیں own کر رہے۔ نہیں یہ ہم آپ کے ساتھ نہیں کر سکتے ہیں کہ جی اُس میں ہم ان کو تنخوا ہیں دینگے یا regularize کر دیں گے یہ cabinet کرے گی۔

ایک cabinet forum ہے۔ اس میں ممبرز ہیں اکثریت رائے سے اُس پر فیصلے کیے جاتے ہیں تو میری گزارش ہے کہ دو تین ساتھی چلے جائیں۔ ہم بھی ان کے ساتھ جانے کو تیار ہیں ایک دوسرا تھی ادھر سے جاتے ہیں دو تین ساتھی ادھر سے۔ کم سے کم وہ تکلیف میں نہ ہوں ہر ضلع، ہر علاقہ، ہر حلقہ اس میں متاثر ہے۔ تکلیف میں ہے وہ اور خاص کر ladies کا جہاں پر مسئلہ آ جاتا ہے sir وہ ہے۔ بہت ساری چیزیں جو ہیں نہ پھر سامنے آنا شروع ہو جاتی ہیں تو میں عرض کروں گا کہ آپ مہربانی کریں۔

قائد حزب اختلاف: کہہ دیں آج بلا لیتے ہیں پرسوں کے لیے بھی ٹالا سکتے ہیں ہمیشہ ہوتا ہے یہ آج کی بات تو نہیں ہے۔ اب یا اتنا وہ کہتے ہیں کہ طوطا ہے کہ ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نہیں نکال سکتا ہے۔ ان کی حالت پر اللدرح کرے ہمارے بس سے توباہر ہے۔

وزیرِ ملکہ خوارک و بہود آبادی: ہم یہ گزارش یہ کر رہے ہیں کہ اب اگر یہ کہیں کہابھی cabinet کا اجلاس بلائیں ابھی وہ ایجاد ہے۔ اس کا ایک proper طریقہ کار ہے اُس میں S&GAD اُس کی وہ چیزیں cabinet کے ایجادے پر لاتی ہے وہ ایجاد آتا ہے ممبرز پڑھتے ہیں اُس پر اپنی رائے قائم کرتے ہیں۔ ابھی اس کا مطلب آپ 11th hours آپ کہتے ہیں کہ یہ چیزیں۔ ہم محسوس کر رہے ہیں کہ تکلیف میں ہیں اس میں ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ ہماری recommendations ہم دیں گے انشاء اللہ جو قانون اجازت دے گی جس جس چیز کی۔ میں نے پہلے بھی عرض کی کہ بہت ساری چیزیں ہیں کہ جو cabinet کے اختیار میں نہیں ہیں، بہت ساری چیزیں ہیں جو CM کے اختیار میں نہیں ہیں، اور بہت ساری چیزیں ہیں جو وزیرِ عظم کے اختیار میں نہیں ہے۔ تو ابھی اس وقت آدھی رات کو اجلاس نہیں بلو سکتے ہیں۔

محترمہ شکیلیہ نوید نور و ہمار صاحبہ: لیکن سردار صاحب آج آپ کا ایجاد 14 جو ہے نہ یہی teachers تھے آج۔ مجھے جس بندے کی call آئی۔

وزیرِ ملکہ خوارک و بہود آبادی: میری عرض سنیں بی بی۔ total 37 points بتایا ہے غلط بتایا ہے۔ میرے پاس یہ پڑا ہوا ہے میرے office میں، میں اس کو property of the House بتاتا ہوں۔ آپ دیکھ لیں کہ اُس میں کئی پر اگر تھے تو ہم responsible ہیں۔ 37 points تھے باقی 25 کو cabinet کا اجلاس ہو گا۔ یا مجھے ہمارے ساتھی نے کہا کہ 28 کو ہو گا یا 30۔ یہ commitment cabinet کا ہے۔ کہ وہ کب cabinet میں بلا تا ہے۔ تو نہ میں prerogative CM دے سکتا ہوں۔ ظہور صاحب ہمارے finance minister ہیں یہ ہمارے تمام minister صاحبان بیٹھے ہیں کوئی

آپ کو commitment۔ مطلب وہ تکلیف میں ہیں آپ ان کی تکلیف کو منظر رکھتے ہوئے جہاں پر اتنی چیزیں گزری ہیں دو تین دن کے لیے وہ جا کے آرام کریں۔ اگلی cabinet میں جب آئے گا اگر reject ہو گیا پھر ان کو احتجاج کا حق ہے وہ اپنا احتجاج کریں پھر ہم تو کسی کو نہیں روک سکتے۔

محترمہ شکیلہ نوید نور دہوار: جناب اسپیکر جن کو months 9 سے تنخوا ہیں نہیں ملی۔ جن کے گھر کے چوہلے ٹھنڈے پڑ گئے ہیں۔ جو معصوم بچوں کے ساتھ روڑوں پر کھڑی ہیں۔ پہلے بھی۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: محترمہ اگر 9 مہینوں سے ان کو تنخوا ہیں نہیں مل رہی ہیں آج آپ کو قبل احترام وزراء صاحبان یقین دہانی کر رہے ہیں زیادہ سے زیادہ دس سے پندرادن اس درمیان اور بھی گزر جائیں گے۔ اگر 9 مہینے سے ان کو تنخوا ہیں نہیں ملی ہے۔ تو میرے خیال میں یہ دس پندرادن میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔ آگر آج اپوزیشن کے سینئر ساتھی اس کو ایک انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اپنی بہنیں اور بچے سمجھ کے ان کے پاس جائیں اور یہی اس کو commitment کر دیں اس پر کہ حکومت نے floor of the House convince ہمیں یہ commitment دی ہے اور آپ کا مسئلہ next cabinet میں حل ہوگا۔ تو میرے خیال میں politically بھی اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بھی یہ آپ لوگوں کے لیے بہت بڑا credit ہے۔

محترمہ شکیلہ نوید نور دہوار: جی بالکل انسانی ہمدردی کی بنیاد پر گئے ہیں لیکن اس وقت فرض بتا ہے گورنمنٹ کا۔ کہ وزراء وہاں پر ہیں decision makers وہاں پر ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب madam دوسری بات آپ کے اپوزیشن کے ساتھیوں کے ساتھ حکومت کے بھی ایک دو وزرا صاحبان جائیں گے۔

ملک نصیر احمد شاہ ہواني: جناب چیئرمین next cabinet کی اجلاس میں اس پر عمل درآمد نہیں کی جاتی ہے تو پھر۔

جناب چیئرمین: یہ floor تو ہے۔ یہاں پر ہم بات نہیں کر سکتے۔ احتجاج پر تو ہر ایک۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: ملک صاحب نے بڑی اچھی بات کی کہ تاریخ میں ایسی حکومت نہیں آئی ہے۔

جناب چیئرمین: agenda No.5 next agenda پر آتے ہیں۔

مجلس قائمہ کی روپورٹ کو پیش اور منظور کیا جانا۔

چیئرمین مجلس قائمہ بر محکمہ زراعت و کوآپریٹو سوسائٹی، لائیواٹاک ڈری ڈولپمنٹ، ماہی گیری اور خواراک کی روپورٹ کی بابت تحریک پیش کریں۔

میریوس عزیز زہری: میں یونس عزیز زہری، چیئرمین مجلس قائدہ بر محکمہ زراعت و کواپریٹو سوسائٹی، لاہور اٹاک ڈری ڈولپمنٹ، ماہی گیری اور خوارک، قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ رپورٹ بر بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2020ء) کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 مارچ 2021ء تک توسعے دینے کی منظوری دی جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا رپورٹ بر بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2020ء) کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 مارچ 2021ء تک توسعے دینے کی منظوری دی جائے؟۔ ہاں یاناں؟

تحریک منظور ہوئی۔ رپورٹ بر بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2020ء) کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 مارچ 2021ء تک توسعے دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: چیئرمین مجلس قائدہ بر محکمہ زراعت و کواپریٹو سوسائٹی! بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2020ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

میریوس عزیز زہری: میں یونس عزیز زہری، چیئرمین مجلس قائدہ بر محکمہ زراعت و کواپریٹو سوسائٹی، لاہور اٹاک ڈری ڈولپمنٹ، ماہی گیری اور خوارک! بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2020ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹ پیش ہوئی۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے محکمہ زراعت بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2020ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ زراعت و کواپریٹو: میں انجیئر زمرک خان اچکزئی، وزیر برائے محکمہ زراعت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2020ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء

(مسودہ قانون نمبر 06 مصروفہ 2020ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیرغور لایا جائے؟
ہاں یا نا۔

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصروفہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصروفہ 2020ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے مکملہ زراعت بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصروفہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصروفہ 2020ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ زراعت و آپریلوں: میں انجینئر زمرک خان اچکزی، وزیر برائے مکملہ زراعت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصروفہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصروفہ 2020ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصروفہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصروفہ 2020ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے؟ ہاں یا نا۔

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان زرعی یونیورسٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون مصروفہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 06 مصروفہ 2020ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: مجلس قائمہ برخلاف ایڈجی اے ڈی، بین الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن و انسانی حقوق کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

جناب چیئرمین: چیئرمین، مجلس قائمہ برائے مکملہ ایں بیڈ جی اے ڈی، بین الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن و انسانی حقوق! قواعد و انصباط کا رابطہ بلوچستان صوبائی اسمبلی، مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کریں۔

وزیر برائے مکملہ سماجی بہبود: میں کن مجلس on behalf of چیئرمین، مجلس قائمہ برائے مکملہ ایں بیڈ جی اے ڈی، بین الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن و انسانی حقوق! قواعد و انصباط کا رابطہ بلوچستان صوبائی اسمبلی، مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلیں کا مسودہ قانون مصروفہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصروفہ 2020ء)“ کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 مارچ 2021ء تک توسعی کی منظوری دی جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“، کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 مارچ 2021ء تک توسعی کی منظوری دی جائے؟ ہاں یہاں؟

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“، کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 مارچ 2021ء تک توسعی کی منظوری دی جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: چیئرپرنس، مجلس قائمہ برائے مکملہ ایں یہذ جی اے ڈی، بین الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن و انسانی حقوق! ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“، کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

وزیر محکمہ سماجی بہبود: میں رکن مجلس on behalf of چیئر مین، مجلس قائمہ برائے مکملہ ایں یہذ جی اے ڈی، بین الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن و انسانی حقوق ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“، کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹ پیش ہوئی۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور! ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“، کی بابت تحریک پیش کریں۔

ماہ جبین شیران (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور): میں ماہ جبین شیران، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)،“ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“، کو مجلس کی سفارشات کے بموجب

فی الغورزیرغور لا یا جائے؟ ہاں یا نا۔

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الغورزیرغور لا یا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“ کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور: میں ماہ جنین شیران، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی آیا ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے؟

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ ”سابقہ صوبائی انتظامی قبائلی علاقہ جات میں قوانین کے تسلسل کا مسودہ قانون مصدرہ 2020ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2020ء)“ کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ و قبائلی امور! جیل خانہ جات اور پیڈی ایم اے کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

جناب چیئرمین: چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ و قبائلی امور جیل خانہ جات و صوبائی ڈیز اسٹریمنجمنٹ اتحاری پیڈی ایم اے! قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کریں۔

محترمہ لیلی ترین: میں لیلی ترین چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ و قبائلی امور جیل خانہ جات و صوبائی ڈیز اسٹریمنجمنٹ اتحاری پیڈی ایم اے! قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر

180 کے تحت تحریک پیش کرتی ہوں کہ ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2021ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 مارچ 2021ء تک توسعی کی منظوری دی جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2021ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 مارچ 2021ء تک توسعی کی منظوری دی جائے؟

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2021ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 مارچ 2021ء تک توسعی کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: چیئرمین مجلس قائمہ بر مکملہ داخلہ و قبائلی امور جیل خانہ جات و صوبائی ڈیز اسٹریمنجمنٹ اتحاری پی ڈی ایم اے! ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2021ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کریں۔

محترمہ ملیاً ترین: میں لیلیٰ ترین چیئرمین مجلس قائمہ بر مکملہ داخلہ و قبائلی امور جیل خانہ جات و صوبائی ڈیز اسٹریمنجمنٹ اتحاری پی ڈی ایم اے! ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2021ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹ پیش ہوئی۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے مکملہ داخلہ و قبائلی امور جیل خانہ جات و صوبائی ڈیز اسٹریمنجمنٹ اتحاری پی ڈی ایم اے! ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

میرضیاء اللہ لاگو (وزیر مکملہ داخلہ و قبائلی امور جیل خانہ جات و پی ڈی ایم اے): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ میں ضیاء اللہ لاگو، وزیر مکملہ داخلہ و قبائلی امور تحریک پیش کرتا ہوں کہ ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترمیمی) مسودہ قانون

مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصروفہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لایا جائے؟۔

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصروفہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے مکملہ داخلہ و قائمی امور! ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصروفہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر حکومتہ داخلہ و قائمی خانہ جات و پیڈی ایم اے: میں ضیاء اللہ لاگو، وزیر حکومتہ داخلہ و قائمی امور تحریک پیش کرتا ہوں کہ ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصروفہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصروفہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے؟۔

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ ضابطہ فوجداری 1898ء بلوچستان کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 03 مصروفہ 2021ء) کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب چیئرمین: دی بلوچستان آرٹس کونسل کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصروفہ 2021ء) کا پیش کیا جانا۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے مکملہ ثقافت و سیاحت و آر کائیز! دی بلوچستان آرٹس کونسل کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصروفہ 2021ء) پیش کریں۔

وزیر حکومتہ کھیل و ثقافت: میں عبدالخالق ہزارہ، وزیر برائے مکملہ ثقافت و سیاحت و آر کائیز کی جانب سے دی بلوچستان آرٹس کونسل کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصروفہ 2021ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: دی بلوچستان آرٹس کونسل کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون

نمبر 04 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش ہوا۔

جناب چیرمن: وزیر برائے ملکہ ثقافت و سیاحت و آرکائیز! دی بلوچستان آرٹس کوسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ کھیل و ثقافت: میں عبدالخالق ہزارہ، وزیر برائے ملکہ ثقافت و سیاحت و آرکائیز کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ دی بلوچستان آرٹس کوسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کو قاعدہ و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب چیرمن: تحریک پیش ہوئی۔ آیا دی بلوچستان آرٹس کوسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کو قاعدہ و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟۔

جناب چیرمن: تحریک منظور ہوئی۔ دی بلوچستان آرٹس کوسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کو قاعدہ و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور 85(2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب چیرمن: وزیر برائے ملکہ سیاحت و آرکائیز! دی بلوچستان آرٹس کوسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ کھیل و ثقافت: میں عبدالخالق ہزارہ، وزیر برائے ملکہ ثقافت و سیاحت و آرکائیز کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان آرٹس کوسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کو فوری غور لایا جائے۔

جناب چیرمن: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان آرٹس کوسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کو فوری غور لایا جائے؟۔

جناب چیرمن: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان آرٹس کوسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کو فوری غور لایا جاتا ہے۔

جناب چیرمن: وزیر برائے ملکہ سیاحت و آرکائیز! بلوچستان آرٹس کوسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر مکمل و ثقافت: میں عبدالائق ہزارہ، وزیر برائے مکملہ ثقافت و سیاحت و آرکائیز کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان آرٹس کنسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان آرٹس کنسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے؟

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی بلوچستان آرٹس کنسل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کا پیش کیا جانا۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے مکملہ مذہبی امور! بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کریں۔

محترمہ ماہ جین شیران (پارلیمانی سیکرٹری): میں ماہ جین شیران، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر مکملہ مذہبی امور کی جانب سے بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش ہوا۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے مکملہ مذہبی امور! بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کی باہت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں ماہ جین شیران، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے مکملہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور 85(2) کے تضامن سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ

1974ء کے قاعدہ 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟۔

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کو قاعدہ و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے ملکہ مذہبی امور! بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں ماہ جبین شیران، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے ملکہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کو فورز ریغور لا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ آیا بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کو فورز ریغور لا جائے؟۔ ہاں یا ناں

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کو فورز ریغور لا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے ملکہ مذہبی امور! بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں ماہ جبین شیران، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر ملکہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ آیا بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے؟

جناب چیئرمین: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان قرآن پاک (طباعت اور ریکارڈنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: اجلاس ختم کرنے سے پہلے ایک request پھر وہی ہے یہ جو ہماری کہنیں یہاں پر تشریف فرما ہیں احتجاج پر ہیں اس کے لئے حکومت اور اپوزیشن دونوں سے کوئی نہ کوئی طریقہ کار اس طرح وضع

ہونا چاہئے کہ آج ہماری یہ بھیاں اور بھینس بہ حفاظت اور عزت کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو چلی جائیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! یہ جناب چیف منٹر صاحب کے کیبینٹ اجلاس بلانے پر منحصر ہے۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر محکمہ مال): جناب اسپیکر! ہماری گزارش ہو گئی اپوزیشن لیڈر بھی ہیں اور ہمارے بہت ہی سینئر دوستوں نے سردار کھیت ان صاحب نے، زمرک خان نے یقین دہانی کرائی ہے اس سے بڑھ کر تو میرے خیال میں کیا یقین دہانی کرائی جاسکتی ہے۔ میری گزارش ہو گئی ملک صاحب سے اور اپوزیشن کے دوسرے دوستوں سے کہ coming Cabinet ہو گئی اُس میں اس مسئلے کو حل کر دیا جائے گا۔ ہمارے دوستوں کو یقین دہانی کرائی گئی ہے سینئر دوستوں نے، زمرک خان نے تو یہاں تک کہا کہ اگر یہ مسئلہ حل نہیں ہوا تو میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا یقین دہانی کرائی جاسکتی ہے۔ تو میری گزارش ہو گئی کہ مہربانی کر کے ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ایسا کرتے ہیں کہ مجھ سمت پکھ ساتھی انکے پاس اجلاس کے اختتام پر چلے جاتے ہیں جو بھی صورتحال وہاں پر ہو گئی اُس کے مطابق طے کیا جائے گا۔

اب اسمبلی کا اجلاس بروز بڑھ مورخہ 24 مارچ 2021ء بوقت شام 04:00 بجے تک متوثی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس رات 8 بجے 10 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

